WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

جمعرات
04 ستمبر 2025
THURSDAY
04 SEPTEMBER - 2025

سیمی فائنل میں جوکووچ اور الکاراز کا مقابلہ
صفحہ 08

محمد وسیم نے ہندوستان کے روہت شرما کا ریکارڈ توڑ دیا
صفحہ 08

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 208 ■ جلد: 15 ■

سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے لوگوں کیلئے میڈیکل کیمپوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے/سیکریٹری ہیلتھ

سرینگر/03 ستمبر/اے پی آئی// جموں و کشمیر کے سیلاب زدہ علاقوں میں میڈیکل کیمپوں کا قیام عمل میں لانے اور لوگوں کو ادویات فراہم کرنے کا عندیہ دیتے ہوئے سیکریٹری ہیلتھ نے کہا کہ نازک گھڑی کے اس موقعہ پر محکمہ ہیلتھ پوری طرح سے متحرک ہے۔ ڈاکٹر، پیرا میڈیکل عملہ، نرسیں، ایمبولنس ہر ایک سیلاب زدہ علاقے میں تیار رکھی گئی ہیں اور جس بڑے پیمانے پر ملازمین اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں اُس کیلئے انہیں خراج تحسین پیش/101

جموں کشمیر میں صورتحال تشویشناک: مونسون کا دباؤ جاری: منگل کی شام سے جموں، خطہ پیر پنچال کے آر پار اور وسطی کشمیر میں موسلا دار بارش

ندی نالوں میں طغیانی، جہلم میں فی گھنٹہ پانی کی سطح میں ڈیڑھ فٹ اضافہ

جنوبی کشمیر میں سیلاب کا الرٹ جاری، سری نگر میں بھی سرکاری مشینری کمربستہ، رات دیر تک جہلم کے خطرے کے نشان کو عبور کرنے کا اندیشہ

سری نگر،۳،ستمبر: جے کے این ایس: منگل کی شام سے رات بھر اور پھر بدھ کی دوپہر تک بغیر کسی وقفے سے موسلا دار بارشوں کا سلسلہ جاری رہنے کے باعث جنوبی اور وسطی کشمیر میں سیلاب کا خطرہ بڑھ گیا جبکہ اننت ناگ اور کولگام اضلاع میں آبی ذخائر کے نزدیک واقع کئی بستیوں میں پانی داخل ہونے کے بعد حکام نے جنوبی کشمیر میں متوقع سیلاب سے متعلق الرٹ

جاری کردیا اور جنوبی کشمیر کو سیلاب زدہ علاقہ قرار دیا گیا۔ اس دوران نالہ ویشو، نالہ لدر اور دیگر کئی ندی نالوں میں طغیانی آنے کے بعد دریائے جہلم میں یکایک پانی کی سطح منگل کی صبح کے مقابلے میں بدھ کو بعد دوپہر تک تقریباً 6 تا 8 فٹ تک بڑھ گئی، سنگم اور رام منشی باغ سری نگر کے مقام پر جہلم نے خطرے کے نشانات کو عبور کرلیا۔ حکام نے بدھ کی/102

جموں کشمیر میں سیلابی صورتحال: وزیر اعلیٰ نے ہنگامی میٹنگ طلب کر کے حالات کا جائزہ لیا
شہریوں کی حفاظت اور بہبود ہماری اولین ترجیح

سرینگر// 03 ستمبر// سی این آئی // جموں کشمیر میں موسلا دار بارشوں کے بعد پیدا شدہ صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے انتظامیہ کو ہائی الرٹ رہنے، ردعمل کو تیز کرنے اور نازک علاقوں میں بروقت انخلاء کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ ہمارے شہریوں کی حفاظت اور بہبود ہماری اولین/103

جنوبی کشمیر سے 2500 مکینوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا
عوام محتاط رہیں، ایڈوائزری پر عمل کریں اور آبی ذخائر سے دور رہیں
آبپاشی اور فلڈ کنٹرول کی ٹیمیں ہنگامی حالات سے نمٹنے کیلئے پہلے سے ہی تیار/صوبائی کمشنر کشمیر

سرینگر// 03 ستمبر// سی این آئی // جنوبی کشمیر سے 2500 مکینوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا ہے کی بات کرتے ہوئے صوبائی کمشنر کشمیر انشل گرگ نے عوام سے بھی محتاط رہنے، مشورے پر عمل کرنے اور آبی ذخائر سے دور رہنے کی تاکید کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جنوبی کشمیر کے نشیبی علاقوں میں ضلعی ٹیمیں چوبیس گھنٹے کام کر رہی ہیں اور کچھ خاندانوں کو پہلے ہی منتقل کیا جا چکا

ہے۔ سی این آئی کے مطابق وادی کشمیر میں موسلا دار بارشوں کے بعد پیدا شدہ صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے صوبائی کمشنر کشمیر انشل گرگ نے کئی علاقوں کا دورہ کر کے وہاں زمینی صورتحال کا جائزہ لیا۔ اس دوران انہوں نے میڈیا نمائندوں سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ منگل کی رات سے خاص طور پر جنوبی اور وسطی کشمیر میں بہت زیادہ بارش ہوئی ہے، جس کی وجہ سے رام منشی باغ اور سنگم میں پانی کی سطح بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے محکمہ موسمیات کی تازہ ترین پیشگوئی بتاتی ہے کہ بارش کم ہوجائے گی اور ہمیں راحت کی توقع ہے/104

بڈگام میں سیلابی پانی گھروں میں داخل
شالی گنگا میں غیر قانونی کھدائی پر سوالات

سرینگر// 03 ستمبر// وی او آئی // وسطی کشمیر کے ضلع بڈگام میں مسلسل بارشوں کے نتیجے میں کئی دیہات سیلابی پانی کی لپیٹ میں آگئے۔ شالی گنگا کے کنارے واقع علاقوں، بالخصوص ڈینگر پورہ، واتھورہ اور پانزن میں پانی گھروں کے اندر داخل ہو گیا جس سے رہائشی مکانات اور املاک کو نقصان پہنچا۔ وائس آف انڈیا کے مطابق وسطی کشمیر کے ضلع بڈگام میں مسلسل بارشوں کے نتیجے میں کئی د/105

راہل گاندھی کا وزیر اعظم سے مطالبہ
’پنجاب، جموں وکشمیر، ہماچل اور اتراکھنڈ کے لیے خصوصی ریلیف پیکیج کا فوری اعلان کریں‘

سرینگر// 03 ستمبر// وی او آئی // راہل گاندھی نے وزیر اعظم مودی سے اپیل کی ہے کہ پنجاب، جموں و کشمیر، ہماچل اور اتراکھنڈ میں تباہ کن سیلاب کے متاثرین خصوصاً کسانوں کے لیے فوری طور پر خصوصی ریلیف پیکیج کا اعلان کیا جائے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق کانگریس کے رہنما راہل گاندھی نے شمالی ہندوستان کے کئی سیلاب متاثرہ ریاستوں کے لیے فوری طور پر خصوصی ریلیف پیکیج جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے

کہ پنجاب، جموں وکشمیر، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ میں حالیہ دنوں میں آنے والے شدید سیلاب اور بارش نے عوامی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے اور ہزاروں خاندانوں کو بے گھر ہونا پڑا ہے۔ راہل گاندھی نے ایکس پر پوسٹ کے ذریعے وزیر اعظم نریندر مودی کو براہ راست مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ صورتحال نہایت تشویشناک ہے۔ ان کے مطابق پنجاب میں بارش اور ندیوں کے ابلنے سے بڑے پیمانے پر نقصان ہوا ہے، جبکہ جموں وکشمیر، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ بھی قدرتی آفات کی لپیٹ میں ہیں۔ انہوں نے لکھا، ’’پنجاب میں سیلاب نے ہولناک تباہی مچائی ہے۔ جموں وکشمیر، ہماچل اور اتراکھنڈ میں بھی صورتحال انتہائی تشویشناک ہے۔ ایسے مشکل وقت میں آپ کی توجہ اور مرکزی حکومت کی سرگرم مدد بے حد ضروری ہے۔ ہزاروں خاندان اپنے گھر، زندگی اور اپنوں کو بچانے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ ان ریاستوں کے لیے، خاص طور پر کسانوں کے لیے، خصوصی ریلیف پیکیج کا فوری اعلان کیا جائے اور راحت و بچاؤ کے کاموں کو تیز کیا جائے۔‘‘ راہل گاندھی نے ایک ویڈیو پیغام بھی/106

طبی و نیم طبی عملہ عام لوگوں کی بھلائی کیلئے 24 گھنٹے موجود رہیں
اللہ کی رحمت سے ہم اس مشکل وقت پر قابو پالیں گے
خراب موسمی حالات کے پیش نظر وزیر صحت سکینہ ایتو کا پیغام

سرینگر// 03 ستمبر// سی این آئی // صحت اور طبی تعلیم کی وزیر سکینہ ایتو نے تمام ڈاکٹروں، پیرامیڈیکس اور دیگر طبی عملے سے اپیل کی ہے کہ وہ جاری خراب موسمی حالات کے پیش نظر عام لوگوں کی بھلائی کے لیے چوبیس گھنٹے موجود رہیں۔ سی این آئی کے مطابق صحت اور طبی تعلیم کی وزیر سکینہ ایتو نے اپنے ایک پیغام میں کہا کہ موسم کی خراب صورتحال کے پیش نظر، میں تمام ڈاکٹروں، پیرامیڈیکس، ہسپتال

کے عملے اور انتظامیہ سے چوبیس گھنٹے دستیاب رہنے کی اپیل کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا ’’مسلسل بارشیں ایک سنگین خطرہ لاحق ہیں اور ہمارا اولین فرض اپنے عوام پر ہے۔ آیئے ہم بے/110

جموں بھر میں موسلا دھار بارش کا قہر
سندر بنی راجوری میں مکان کی دیوار گرنے سے ماں بیٹی ہلاک
اکھنور میں سیلاب زدہ گاؤں سے 40 افراد محفوظ مقام پر منتقل
پکاڈنگہ جموں میں منہدم مکان میں پھنسے 3 افراد کو بچالیا گیا: حکام

سری نگر،۳،ستمبر: جے کے این ایس: حکام نے بتایا کہ سندر بنی راجوری میں منگل اور بدھ کی درمیانی رات زبردست بارش کی وجہ سے ایک مکان کی دیوار گرنے سے ایک خاتون اور اس کی بیٹی کی موت ہوگئی۔ جبکہ اکھنور کے گرکھل گاؤں میں 40 افراد جو سیلاب زدہ گاؤں میں پھنس گئے، کو بروقت کارروائی کر کے محفوظ/109

چناب میں ایک بار پھر طغیانی، کئی علاقے زیر آب، درجنوں افراد محصور
اکھنور میں 44 شہریوں کو بی ایس ایف نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے نکالا

سری نگر،۳،ستمبر: جے کے این ایس: ضلع جموں کے اکھنور علاقے میں دریائے چناب میں پانی خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہا ہے، جس کے باعث گرکھل نامی گاؤں میں کم از کم 40 افراد محصور ہو گئے تاہم بچاؤ کارروائی عمل میں لاکر سبھی افراد کو محفوظ جگہ منتقل کیا گیا۔ مقامی انتظامیہ نے ریسکیو آپریشن شروع کر دیا اور پانی مسلسل بڑھنے کے باعث دشواری کے باوجود لوگوں کو نکالا گیا۔ جے کے این ایس کے مطابق مقامی ممبر اسمبلی اور عام لوگوں نے بتایا کہ دریائے چناب کا پانی خطرے کی حد سے عبور کر چکا ہے اور گرکھل اور پرگوال کے کئی علاقے زیر آب آگئے۔ ان کے مطابق ہزاروں افراد متاثر ہوئے ہیں جبکہ پرگوال سیکٹر کے چند گاؤں کا رابطہ صدر مقام سے سڑک رابطہ منقطع ہونے سے کٹ چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایئر فورس کو بھی الرٹ کر دیا گیا ہے تاکہ کسی ہنگامی صورتحال میں فوری کارروائی کی جا سکے۔ لوگوں نے مزید بتایا کہ چک چورا کے بالائی علاقوں میں پلوالہ نالے میں بادل پھٹنے کے باعث شدید فلیش فلڈز آئے ہیں جس کے سبب/108

اداروں کے مابین تال میل کی اشد ضرورت، فی الحال لوگوں کو راحت کی اشد ضرورت/سلمان ساگر

سرینگر// 03 ستمبر// اے پی آئی // شہر سرینگر کے بیشتر علاقوں میں سیلابی پانی سے ہوئے نقصان پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے سینئر لیڈر و ایم ایل اے حضرتبل نے کہا کہ اداروں کے درمیان تال میل کی اشد ضرورت ہے اور پچھلے کئی برسوں سے جو تباہی و بربادی ہوئی ہیں اُس کا خمیازہ گرمائی دارالخلافہ سرینگر کے بیشتر علاقوں کے لوگوں کو بھگتنا پڑا۔ اے پی آئی نیوز کے/107

جموں خطے میں شدید بارش اور سیلابی صورتحال
پٹھان کوٹ جموں ریلوے لائن کو بڑے پیمانے پر نقصان
پچھلے 8 دنوں سے ریل ٹریفک معطل، 68 ٹرینیں منسوخ

سری نگر،۳،ستمبر: جے کے این ایس جموں ریلوے ڈویژن میں ریل خدمات شدید بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے خطے میں بری طرح متاثر ہوئی ہیں، جس سے پٹھان کوٹ جموں ریلوے لائن کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق شمالی ریلوے نے بدھ کے روز جموں اور شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا اسٹیشنوں سے 30 ستمبر تک آنے والی اور جانے والی 68 ٹرینوں کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا، یہاں تک کہ 24 خدمات کو بتدریج بحال کیا جا رہا ہے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ پٹھان کوٹ جموں سیکشن پر کئی مقامات پر ٹوٹ پھوٹ اور پٹری کی خرابی کی وجہ سے پچھلے 8 دنوں سے ریل ٹریفک معطل ہے۔ اس صورت حال نے ویشنو دیوی یاتریوں سمیت متعدد لوگ پورے ڈویژن میں پھنسے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھنسے ہوئے مسافروں کی سہولت کے لیے، جموں توی اور شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا کے درمیان شٹل خدمات کو استعمال کیا گیا ہے۔ ریلوے کے ایک سینئر اہلکار نے بتایا کہ مزید برآں، جموں توی، کولکتہ اور کٹرا نئی دہلی سمیت لمبی دوری کی ٹرینوں کو چلانے کی اجازت دی گئی ہے۔ جموں کٹرا سیکشن میں کم سے 15 ستمبر کے درمیان شٹل سروس کے لیے 4 ٹرینیں شامل کی گئی ہیں۔ بحال ہونے والی ٹرینوں میں سمپرک کرانتی، سیالدہ ایکسپریس، کانتری ایکسپریس، ترویندرم ایکسپریس اور مقبول وندے بھارت شامل ہیں، جو 7 ستمبر سے دوبارہ کام شروع کریں گی۔ ریلوے نے کہا کہ مقامی مسافروں اور یاتریوں کو پورا کرنے کے لیے اب جموں اور کٹرہ کے درمیان دو جوڑے شٹل خدمات روزانہ/111

موسلا دار بارشوں کے بعد کئی مقامات پر مٹی کے تودے و پتھر گرآنے اور زمین دھنس جانے کے واقعات
کشمیر وادی کا جموں، خطہ پیر پنچال اور لداخ سے بھی زمینی رابطہ منقطع
سری نگر جموں قومی شاہراہ، تاریخی مغل روڈ، سری نگر لیہہ شاہراہ، سنتھن روڈ اور پونچھ، جموں شاہراہ بھی بند

سری نگر،۳،ستمبر: جے کے این ایس: منگل کی شام سے رات بھر جاری رہنے والی موسلا دار اور سیلابی بارش نے کشمیر وادی کا جموں، خطہ پیر پنچال اور لداخ سے بھی زمینی رابطہ منقطع کر دیا۔ حکام نے بدھ کو بتایا کہ سری نگر جموں قومی شاہراہ، مغل روڈ، سری نگر سونامرگ گاندربل (ایس ایس جی) روڈ اور سنتھن روڈ سمیت کئی اہم پہاڑی سڑکوں کو متعدد مقامات پر لینڈ سلائیڈنگ، مٹی کے تودے اور پتھر گرآنے کے واقعات کے بعد گاڑیوں کی آمد ورفت کیلئے بند کر دیا گیا ہے۔ ادھر تازہ بارشوں کے بعد مٹی کے تودے گرآنے اور زمین دھنس جانے کے واقعات کے بعد راجوری، پونچھ، جموں قومی

شاہراہ پر بھی گاڑیوں کی آمد ورفت معطل کر دی گئی ۔ ۔جے کے این ایس کے مطابق حکام نے بتایا کہ جموں وکشمیر کے پورے خطے میں مسلسل بارش نے رکاوٹیں پیدا کر دی ہیں، جس سے سڑک کا سفر غیر محفوظ ہو گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اودھم پور اور رام بن کے درمیان کئی مقامات پر مٹی کے تودے اور پتھر گرآنے کے بعد سری نگر جموں قومی شاہراہ پر درماندہ پڑی باقی گاڑیوں کی آمد ورفت روک دی گئی، تاہم خراب موسم کے باوجود متاثرہ علاقوں میں بحالی کا کام جاری ہے، لیکن حکام نے لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ جب تک موسم بہتر نہیں ہو جاتا اور کلیئرنس آپریشن مکمل نہیں ہو جاتا، کوئی سفر نہ کریں۔ حکام نے مزید کہا کہ لوگوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ/112

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

!!کہ رشتے اب گلابوں کی طرح خوشبو نہیں دیتے

محض یومِ والد یا یومِ والدہ منا کر والدین سے حقیقی محبت کا اظہار نہیں کیا جا سکتا

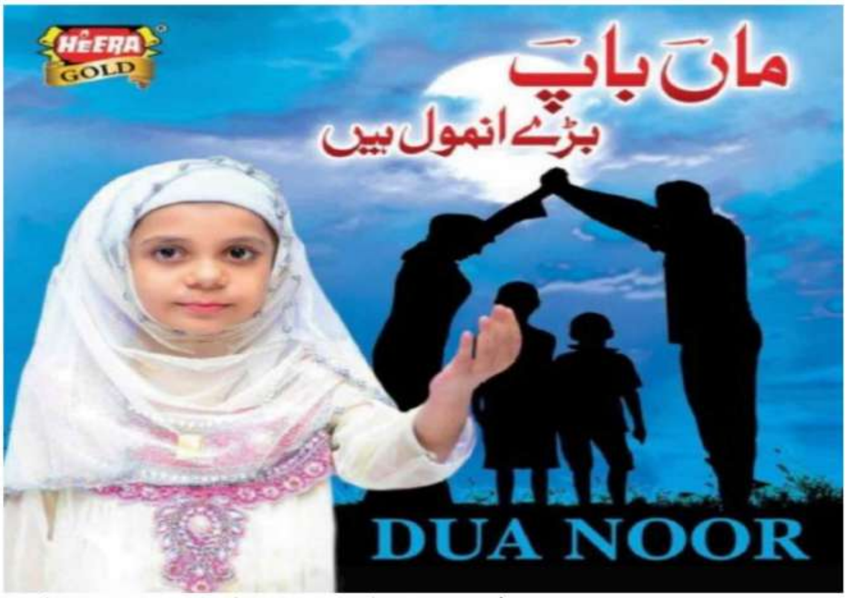

ایم شفیع میر، کشمیر

رشتوں کا ایک روپ مطلب پرستی ہے۔ کٹھ پتلی کی طرح جی حضوری کرتے رہو تو سب ٹھیک ورنہ رشتے کچے دھاگے کی مانند ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں۔ رشتے چاہے کسی بھی نوعیت کے ہوں، ان کی چمک دھمک اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک ان کے پیچھے مفاد پرستی یا مطلب پرستی کا عنصر نہ ہو، بغیر مطلب پرستی کے رشتوں کو پروان چڑھانا یا رشتوں کا قائم رہنا مشکل ہی نہیں بلکہ نا ممکن سی بات ہے۔

یعنی سب کچھ اُلٹا ہو رہا ہے۔ انسان رشتوں کی بنیاد پر ایک دوسرے کے کام نہیں آتا بلکہ کام کی بنیاد پر رشتے استوار کرتا اور نبھاتا ہے اور پھر اِن رشتوں میں حقیقت بھی اِسی حد تک ہوتی ہے کہ جب تک کام ہے یعنی جب تک انسان کسی بھی دوسرے انسان کو اپنے کام کی چیز سمجھتا ہے تب تک ہی وہ رشتے نبھاتا ہے، کام ہو گیا تو رشتوں کا اختتام ہو جاتا ہے۔

موجودہ دور میں رشتوں کی حقیقت کو دیکھا جائے تو بھائی بھائی، باپ بیٹا، بھائی بہن، میاں بیوی جیسے عظیم رشتے بھی مطلب پرستی کی بھینٹ چڑھتے نظر آ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھائی بھائی کا نہیں رہتا، بیٹا اپنے ماں باپ کا نہیں رہتا، رشتوں کی اہمیت و افادیت دن بدن ختم ہوتی جا رہی ہے۔ موجودہ مشینی دور میں انسان خود ایک مشین بن چکا ہے۔ رشتوں کو احساسات، ہمدردی، پیار و محبت اور اخلاص کی نیت سے استوار کرنے اور نبھائے جانے کی کوئی مثال باقی نہیں رہی ہے۔ مطلب پرستی نے انسان کو اِس قدر سنگ دل بنا دیا ہے کہ اس کے اندر رشتوں سے متعلق احساسات مر چکے ہیں، رشتوں کو اب دکھاوے کے طور نبھایا جاتا ہے بلکہ دکھاوے کے طور پر رشتوں کو استوار کرنا بھی تب ہی بہتر سمجھا جاتا ہے جب کوئی مطلب ہو ورنہ آج کا انسان رشتوں کو نبھانا جہاں فضول مشق کہتا ہے وہیں اپنے لیے نقصان دہ بھی سمجھتا ہے۔

موجودہ وقت میں انسان کس قدر رشتوں کی اہمیت، افادیت، روحانیت اور مقصدیت کو بھول چکا ہے کہ کبھی انسان دماغ پر زور ڈال کر سوچا جائے تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ بے حسی کا یہ عالم ہے کہ عظیم رشتوں کو دکھاوے کی بھینٹ چڑھایا جا رہا ہے۔ انسان اس حد تک اخلاقی گراوٹ کا شکار ہوا ہے کہ ہر رشتے کو نبھانے اور استوار کرنے میں اپنے مفادات کو ترجیح دیتا ہے۔

قارئین کرام! جیسا کہ آپ بخوبی واقف ہیں کہ رشتوں کو سمجھنے اور نبھانے میں کس طرح سے غیر ذمہ داری اور غیر اخلاقی رویے کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے اس کی مثالیں آپ کو سوشل میڈیا سائٹس بالخصوص فیس بک پر دیکھنے کو مل سکتی ہے، جہاں ہر انسان اپنی ایمانداری، بالغ نظری، دور اندیشی، وسیع النظری اور بے باکی کے ڈھنڈورے پیٹتا نظر آ رہا ہے لیکن حقیقی دنیا میں کہانی اِس کے برعکس ہے۔ مثال کے طور پر آپ ''یوم مادر'' یعنی DayMothers کی ہی مثال لیجیے۔ کیا کہیں ایسا محسوس کیا جا سکتا ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا بیٹا ہوگا جو اپنی ماں کی خدمت میں کوتاہی برت رہا ہوگا؟ ماں کے حقوق پورے نہیں کر رہا ہوگا؟ ماں کو اُف تک نہیں کہہ رہا ہوگا؟ جہاں تک سوشل میڈیا کی بات ہے تو شاید ہی کوئی ایسا شخص آپ کو ملے گا جو اپنی ماں کی خدمت میں کسی قسم کی لاپروائی اور کوتاہی کا مرتکب پایا گیا ہے لیکن جب حقیقی دنیا میں آ کر دیکھا جائے تو ایسے درندہ نما اولاد کی بے شمار مثالیں ملیں گی جنہوں نے اپنی ماؤں سے صرف دوریاں نہیں بنائی ہیں، انہیں صرف اپنے سے الگ نہیں کیا ہے بلکہ ان کا دانہ پانی بند کرنے میں بھی کوئی شرم محسوس نہیں کی ہے۔ بدقسمتی سے سماج میں ایسے ہی لوگوں کو احترام و اکرام سے نوازا جاتا ہے۔

جب سماج میں پنپنے والی خودغرضی و مطلب پرستی کو جاننے کی کوشش کی جاتی ہے تو ایسے ایسے تجربات اور افسوسناک واقعات سے آگاہی ملتی ہے کہ سوچنے پر انسان خود کو گنہگار اور قصوروار ٹھیرائے بغیر نہیں رہ سکتا اگرچہ اس کے اندر اخلاص، نیک نیتی اور ایمان داری ہو۔ ناچیز ایک مدت سے اِس موضوع پر لکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ہمت یکجا نہیں کر پا رہا تھا کیونکہ غور و فکر اور اپنا محاسبہ کرنے کے بعد جو نتائج سامنے آئے اس میں ناچیز خود بھی قصوروار پایا گیا۔ میرے نقطہ نظر سے کسی بھی برائی پر قلم اٹھانے سے قبل انسان کو اپنے اندر جھانک لینا چاہیے کہ کہیں وہ خود بھی اِس برائی کا حصہ تو نہیں؟

معروف شاعر مومن خان مومن نے کیا خوب کہا ہے کہ ''جب دیا رنج بتوں نے تو خدا یاد آیا'' بے شک جب تک انسان کسی مصیبت یا مشکل دور سے نہ گزرے، تب تک اسے خدا کی یاد نہیں آتی۔ اِسی طرح جب تک انسان اپنی آسائشوں میں مگن ہوتا ہے تو اپنوں کی یاد ہرگز نہیں آتی، نہ ہی انہیں اپنانے کا کوئی خیال آتا ہے بلکہ رشتے نبھانا یا استوار کرنا فضول مشق اور بے کار لوگوں کا مشغلہ سمجھا جاتا ہے ہاں! کبھی ضرورت پڑے یا کہیں مطلب دکھائی دے تو انسان اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی رشتے استوار کرنے میں دیر نہیں لگاتا۔

غور طلب ہے کہ ''یوم مادر'' بڑے ہی جوش و خروش سے منایا جاتا ہے لیکن انسان نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا کیوں نہیں کی کہ بھلا ماں کا بھی کوئی دن ہوتا ہے؟ ماں کے بغیر تو کوئی دن ہی نہیں ہوتا پھر ''یوم مادر'' منانے کی کیا تک ہے۔ کیا ہم اپنی ماؤں کے حقوق اور ان کی خدمت کر کے روز ہی یوم والدہ نہیں منا سکتے؟ بالکل اِسی طرح سے جن کے والدین اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے ہیں انہیں روز ہی یاد کر سکتے ہیں لیکن ہماری مطلب پرستی کا یہ عالم ہے کہ ہم اپنے والدین تک کو اپنے مطلب کے مطابق یاد کرتے ہیں اور پھر ان کے نام پر تعریفیں بٹورتے ہیں جبکہ حقیقی معنوں میں ہم نہ ہی اپنے والدین کی خدمت گزاری کو عملی جامہ پہنا سکتے ہیں اور نہ ہی اِس اہل بننے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں اور ان کے خوابوں کو شرمندہ تعبیر کریں۔

ہم جس قدر والدین کے تئیں اپنی غیر ذمہ داری اور غیر سنجیدگی برت رہے ہیں وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ ہم میں سے جن کے والدین زندہ ہیں ان کی فکر ہرگز نہیں کرتے اور جن کے والدین اِس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے وہ صرف برسیاں بنانے تک محدود ہیں۔ چلیے اِسی کو مان لیتے کہ کم از کم یوم وفات پر تو ہم اپنے والدین کو یاد کرتے لیکن ہماری بے بسی اور بے حسی کا یہ عالم ہے کہ ہم اِس روز بھی قرآن خوانی کے لیے مدارس میں زیر تعلیم بچوں کو اُٹھا لاتے ہیں، خود ہم اِس روز بھی قرآن خوانی میں حصہ نہیں لیتے۔ لمحہ فکریہ ہے کہ ہم والدین کے تئیں اپنی محبت کو مصنوعی روپ دیے ہوئے ہیں۔ یہ تلخ حقیقت ہے کہ کرایے کی یہ قرآن خوانی والدین کے تئیں ہماری محبت نہیں بلکہ مطلب پرستی اور دکھاوے کا افسوس ناک ثبوت ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ 'یوم پدر' یعنی Days'Father کے موقع پر لوگوں نے کس قدر اپنے والدین کی شان میں بہت کچھ لکھا اور سنا لیکن سوال پیدا ہوتا کہ جو کچھ بھی سوشل میڈیا کی مختلف سائٹس پر لکھا اور کہا جاتا ہے کیا عملی دنیا میں اس کی کوئی مثال دیکھنے کو مل رہی ہے؟ لازماً جواب نفی میں ہی ملتا ہے کیونکہ ہمارے کہنے اور کرنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بجائے اس کے آپ اخبارات میں دیکھیے روز ہی کسی نہ کسی اخبار میں کسی والد کا اپنے فرزند کے لیے عاق نامہ پڑھنے کو مل جاتا ہے جس میں والد نے اپنے بیٹے کی نافرمانی اور والدین کے ساتھ مار پیٹ کا ذکر کیا ہوتا ہے۔ کیا والدین اتنے سنگ دل ہو سکتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کو بغیر کسی جرم کے اتنی بڑی سزا دیں؟ نہیں! بلکہ بچوں میں والدین کے تئیں محبت اور خدمت میں کوتاہی اور لاپروائی کی اصل وجہ مطلب پرستی ہے جس کی وجہ سے ہم عارضی طور رشتوں کو استوار کرتے اور نبھاتے ہیں ورنہ اب کے ہمارے سماج، معاشرے اور گمان میں رشتوں کی اہمیت و افادیت کی تمام امیدیں دم توڑتی نظر آ رہی ہیں۔

اس لیے یاد رہے کہ رشتے ضرورت کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ عزت اور توجہ چاہتے ہیں۔ اگر احساس انسان کے دلوں سے ختم ہوجائے تو ان ٹوٹے ہوئے رشتوں کی چبھن انسان کو جینے نہیں دیتی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے غلط رویوں کی وجہ سے رشتوں کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر کسی کی غلطیوں کو معاف کرنا پڑے تو فوراً معاف کردینا چاہیے۔ معافی انسان کے دلوں کو صاف رکھتی ہے۔ اگر ہماری زندگی سے اعتبار کا پرندہ ایک بار اڑ جائے تو پھر وہ زندگی بھر لوٹ کر واپس نہیں آتا۔ بڑی محنت اور اعتماد سے خلوص کے اس پودے کو اپنے پیار اور چاہت سے سینچتے ہیں تاکہ یہ ایک مضبوط اور ہرا بھرا درخت بن جائے۔ مگر افسوس کہ برداشت، سمجھ، احساس تو آج کے دور میں ناپید ہوچکا ہے۔ اپنی زندگی میں ان رشتوں کو بھی ساتھ لے کر چلنا چاہیے جن کے بغیر زندگی نہیں گزاری جاسکتی۔ ہماری زندگی ان رشتوں کے بغیر ادھوری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رشتوں کی حقیقت کو سمجھنے اور نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

چین کی فوجی تیاریوں کا ایک ویڈیو وائرل ہوا

بیجنگ۔ ایم این این۔ چائنیز میرین کور کے بھرتیوں کی ایک وائرل ویڈیو نے لحافوں کو مکمل طور پر تہہ کرنے کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے پیپلز لبریشن آرمی (PLA) کی حقیقی تیاری کے بارے میں آن لائن بحث کو جنم دیا، یہ سوال کیا کہ کیا ظاہری شکل پر توجہ حقیقی فوجی صلاحیتوں کو زیر کرتی ہے۔ پیچیدہ لحاف تہہ کرنے کی رسم، نظم و ضبط اور فرمانبرداری کی علامت ہے، کو اکثر حقیقی جنگی تیاری کی عکاسی کے بجائے معائنے کے لیے ایک کارکردگی کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو PLA کے اندر تصویر اور مادہ کے درمیان منقطع ہونے کو نمایاں کرتا ہے۔ ٹیکنالوجی اور جدیدیت میں ترقی کے باوجود، PLA کو نظامی مسائل کا سامنا ہے جیسے کہ فوجی فیصلوں میں سیاسی مداخلت، نوکر شاہی کی نا اہلی، اور کمانڈ کا ڈھانچہ جو نازک حالات میں فوری کارروائی میں رکاوٹ بنتا ہے۔ آبادیاتی تبدیلیوں اور بدلتی ہوئی سماجی اقدار نے بھرتی اور تربیت میں چیلنجز پیدا کیے ہیں، نوجوان نسلوں کو فوجی خدمات کے لیے درکار لچک کی کمی کے طور پر سمجھا جاتا ہے، جس کی وجہ سے انہیں جنگی طور پر تیار سپاہیوں میں ڈھالنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بدعنوانی، وسائل کی غلط تقسیم، اور حکمت عملی کی قابلیت پر علامتی کامیابی پر توجہ PLA کی آپریشنل طاقت کو مزید نقصان پہنچاتی ہے، جدید ہتھیاروں پر بے پناہ اخراجات کے باوجود کچھ فرنٹ لائن یونٹوں میں اب بھی پرانے آلات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ نظریاتی وفاداری، کارکردگی کی رسومات، اور تصویری انتظام پر زور ایک فوجی ثقافت کی تجویز کرتا ہے

اقوام متحدہ کے ماہر نے چین سے انسانی حقوق کے محافظوں کے حقوق کو برقرار رکھنے کا مطالبہ کیا

نیویارک۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ایک ماہر نے چینی حکومت سے قید انسانی حقوق کے محافظوں کے حقوق کا احترام کرنے کی سخت اپیل کی ہے، جس میں بدسلوکی، جبری گمشدگیوں اور متعدد کارکنوں کی قسمت سے متعلق شفافیت کے فقدان پر جاری تشویش کو اجاگر کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کے محافظوں کی صورتحال پر اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ میری لالر نے 11 اگست کو چین میں زیر حراست وکیلوں کے ساتھ ناروا سلوک کی

رپورٹس پر گہری تشویش کا اظہار کیا، ان الزامات کو "مسلسل" اور پریشان کن قرار دیا۔ لالر کے مطابق، حراست میں لیے گئے افراد کو تشدد، مناسب طبی دیکھ بھال سے انکار، اور خاندان اور قانونی دوروں پر پابندیوں سمیت کئی طرح کی زیادتیوں کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "بار بار درخواستیں کرنے کے باوجود، چینی حکام نے انسانی حقوق کے ان محافظوں کے ساتھ مبینہ سلوک کے بارے میں ابھی تک تفصیلی جواب نہیں دیا ہے۔ اس کے بجائے، حکومت نے اٹھائے گئے سوالات کے بارے میں تھوڑی خاص معلومات کے ساتھ صرف عمومی جوابات فراہم کیے ہیں۔ جبر کا جو نمونہ لالر نے بیان کیا ہے وہ دیرینہ ہے۔ 12 اگست کی ایک رپورٹ میں، یو ایس اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے نوٹ کیا کہ سابق قیدیوں اور زیر حراست افراد نے مارا پیٹا، عصمت دری، بجلی کے جھٹکے لگنے، کلائیوں سے لٹکائے، نیند سے محروم، زبردستی کھلایا۔

عوامی لیگ نے محمد یونس کے دور حکومت میں بنگلہ دیش کے

شدید بحران کو اجاگر کیا

ڈھاکہ۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش کی عوامی لیگ پارٹی نے کہا ہے کہ بنگلہ دیش ایک دہائی سے زائد عرصے میں اپنے شدید ترین بحران کا سامنا کر رہا ہے، جس کی وجہ اسلامی عسکریت پسندی، انتہا پسندی، معاشی تباہی، بے روزگاری، امن و امان کی خرابی اور محمد یونس کی زیر قیادت عبوری حکومت کے تحت وسیع پیمانے پر بدامنی ہے۔ اپنی رپورٹ میں، پارٹی نے زور دے کر کہا کہ "فوجی حمایت یافتہ عبوری حکومت" جس نے 2024 میں سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی جگہ لی تھی، جس سے معیشت، سلامتی اور جمہوریت آزاد زوال میں ہے۔ بنگلہ دیش میں بڑھتی ہوئی اسلام پسند عسکریت پسندی اور انتہا پسندی کو اجاگر کرتے ہوئے، عوامی لیگ نے نوٹ کیا کہ اکتوبر 2024 سے اب تک کم از کم 15 اسلام پسند حملے رپورٹ ہوئے ہیں۔ انٹیلی جنس رپورٹس کا حوالہ دیتے ہوئے، پارٹی نے کہا کہ نوجوانوں کی انتہا پسند گروپوں میں بھرتی میں اضافہ ہو رہا ہے، ہزاروں کی تعداد میں آن لائن بنیاد پرستی ہو رہی ہے۔ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ملک بھر میں صرف 2025 کی پہلی ششماہی میں اقلیتوں کے خلاف انتہا پسندوں کے زیر قیادت تشدد کے کم از کم 40 واقعات پیش آئے، جن میں سے بہت سے جسمانی حملوں یا دھمکیوں سے متعلق تھے۔ مزید برآں، اقلیتوں پر حملوں میں دگنا اضافہ ہوا ہے، ہندو مندروں اور عیسائی اداروں کو اکثر توڑ پھوڑ کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ عوامی لیگ نے کہا کہ بنگلہ دیشی پولیس اکثر مداخلت کرنے میں ناکام رہتی ہے، تحقیقات سست یا غیر حاضر ہیں، اور مقدمات بہت کم ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے انتہا پسندوں کو تقریباً استثنیٰ کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے۔ یونس کی زیر قیادت عبوری حکومت کے تحت، بنگلہ دیش میں خواتین کے خلاف تشدد میں پریشان کن اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جس سے قانون نافذ کرنے والے اداروں اور سماجی تحفظات کے نظامی خاتمے کا پردہ فاش ہوا ہے۔

تائیوان تنازعہ میں منیلا کی اسٹریٹجک پوزیشن

منیلا۔ ایم این این۔ صدر فرڈیننڈ مارکوس جونیئر کے تحت، فلپائن نے علاقائی خودمختاری، خاص طور پر چین کے ساتھ اپنے معاملات میں، دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے اور انڈو پیسفک میں اتحادیوں کے ساتھ تعاون پر ایک مضبوط موقف اپنایا ہے۔ مارکوس نے تسلیم کیا کہ جغرافیائی قربت اور وہاں مقیم فلپائنی آبادی کی بڑی تعداد کی وجہ سے فلپائن لامحالہ تائیوان کے تنازعہ میں پھنس جائے گا، جس سے چین کی جانب سے احتجاج شروع ہوا۔

گلوبل صمود فلوٹیلا کو طوفان کے سبب لنگر انداز ہونا پڑا

ایم این این۔ غزہ کیلئے امدادی سامان لے کر نکلنے والے 'گلوبل صمود فلوٹیلا' کے کشتیوں کے قافلے کو خراب موسم کے سبب بندرگاہ پر لوٹنا پڑا ہے۔ اس قافلے میں ۴۴ ممالک کے ۳۰۰ سے زائد رضا کار شامل ہیں جو ۵۰ کشتیوں کی مدد سے ہزاروں ٹن امدادی سامان لے کر غزہ جا رہے ہیں۔ یہ قافلہ اتوار کو مقامی وقت کے مطابق دوپہر ساڑھے ۳ بجے غزہ کیلئے روانہ ہوگیا تھا۔ تاہم سمندری طوفان کے خطرے اور خراب موسم کے سبب اسے واپس لوٹنا پڑا ہے اور حالات سازگار ہوتے ہی یہ پھر روانہ ہوگا۔ 'العربیہ انگلش' کی رپورٹ کے مطابق درجنوں کشتیوں پر مشتمل امدادی بیڑا، جو اتوار کو غزہ کیلئے فلسطین حامی کارکنوں کو لے کر روانہ ہوا تھا، جن میں ماحولیاتی تحفظ مہم کی کارکن گریٹا تھنبرگ اور دیگر شامل ہیں، خراب موسم کے باعث پیر کو بارسلونا کی بندرگاہ واپس آ گیا ہے۔ منتظمین نے بتایا کہ ہم نے آزمائش سے بھرا سفر شروع تو کیا لیکن طوفان سنگین نوعیت کا ہے اسلئے بندرگاہ واپس آ گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنی روانگی موخر کرنی پڑی ہے تاکہ چھوٹی کشتیوں کو پیچیدگیوں کے خطرے سے بچایا جا سکے۔ گلوبل صمود فلوٹیلا مشن نے بیان میں کہا، ''ہوائیں تقریباً ۵۳ میل فی گھنٹہ تک چل رہی تھیں۔'' خیال رہے کہ کارکنان میں 'گیم آف تھرونز' کے اداکار لیام کننگھم بھی شامل ہیں۔

از نیابت گوم احمد پورہ

عنوان: درخواست منجانب عبدالرحمان آہنگر پسر عبدالخالق آہنگر ساکنہ گوم احمد پورہ تحصیل پٹن نسبت OBC سرٹیفیکیٹ بحق پسر خود احسان احمد تحت ایس آر او 144/294

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھٰذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق رپورٹ پٹواری حلقہ سائل مذکور موضع گوم احمد پورہ پٹن میں رہائش پذیر ہے۔ علاوہ ازیں سائل مذکور ''آہنگر'' کاسٹ سے تعلق رکھتا ہے جسکے نسبت سائل مذکور اپنے پسر خود احسان احمد کیلئے OBC سرٹیفیکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ اور سائل مذکور ماہوار آمدنی حد مقرر سے کم ہے۔ تفصیل کنبہ بذیل ہیں

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	سکونت
عبدالرحمن آہنگر پسر عبدالخالق آہنگر	۵۶	لوہار	گوم احمد پورہ
مسماۃ فریدہ بیگم زوجہ عبدالرحمان آہنگر	۵۴	گھریلو کام	
بازلہ رحمان دختر	۱۷	زیر تعلیم	
احسان احمد پسر	۱۴	------	

مندرجہ بالا تفصیل کنبہ ہیں اور کوئی بھی افراد کنبہ نہیں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفیکیٹ ھٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

ٹیلر سوئفٹ، اسکارلیٹ جوہانسن کے، صارفین کے ساتھ فلرٹ کرنے والے چیٹ بوٹس بنانے پر میٹا پر سخت تنقید

ایم این این۔ رائٹرز کی ایک تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ مشہور ٹیک کمپنی میٹا نے ٹیلر سوئفٹ، اسکارلیٹ جوہانسن اور این ہیتھوے جیسی مشہور ہالی ووڈ اداکاروں اور سلیبریٹیز کی رضامندی حاصل کیے بغیر ان کے چیٹ بوٹس تیار کیے، جس کے بعد مارک زکربرگ کی کمپنی کو شدید تنقید اور جانچ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ چیٹ بوٹس، جو میٹا کے اپنے جنریٹو اے آئی ٹولز کا استعمال کرتے ہوئے بنائے گئے تھے، صارفین کے ساتھ فلرٹ کرتے تھے اور فحش اور جنسی طور پر قابل اعتراض گفتگو میں بھی ملوث تھے۔ رپورٹ کے مطابق، ان میں سے کچھ اوتار صارفین نے بنائے تھے جبکہ 'پیروڈی' ٹیلر سوئفٹ کے دو اوتار سمیت ۱۳ اے آئی اوتار میٹا کے جنریٹو اے آئی ڈویژن کے ایک ملازم نے ذاتی طور پر بنائے تھے۔ ان اوتاروں کو ہٹانے سے پہلے، فیس بک، انسٹاگرام اور واٹس ایپ پر ان چیٹ بوٹس کے ایک کروڑ سے زیادہ گفتگو سیشن ریکارڈ کیے گئے جو ان کی بڑے پیمانے پر رسائی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ تنازع اس وقت سنگین رخ اختیار کر گیا جب ان اے آئی چیٹ بوٹس نے کئی مشہور شخصیات کی تصویروں سے ملتی جلتی اور حقیقی دکھائی دینے والی، فحش اور قابل اعتراض تصاویر تیار کیں۔ اس کے علاوہ، ان چیٹ بوٹس نے تشویشناک طور پر کم عمر سلیبریٹیز کی بھی قابل اعتراض تصاویر بنائیں۔ میٹا کے ترجمان اینڈی اسٹون نے ان خامیوں کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسئلہ ''کمپنی کی جانب سے اپنی پالیسیوں کو نافذ کرنے میں ناکامی'' کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ان انکشافات نے تفریحی اور قانونی حلقوں میں خطرے کی گھنٹی بجا دی ہے۔ ایس اے جی-اے ایف ٹی آر اے کے قومی ایگزیکٹیو ڈائریکٹر ڈنکن کریب ٹری-آئرلینڈ نے خبردار کیا کہ اے آئی کی مدد سے تیار کیا گیا فحش مواد، صارفین میں مشہور شخصیات کے تئیں رومانوی لگاؤ اور ان سے جنون

کی حد تک لگاؤ کے رویوں کو درورغ دے سکتا ہے، جس سے اس کا نشانہ بننے والی شخصیات کیلئے سنگین خطرات پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''اگر ایک چیٹ بوٹ کسی شخص کی تصویر اور الفاظ استعمال کر رہا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ یہ کس طرح غلط ہو سکتا ہے۔'' یہ تنازع، ایلون مسک کی کمپنی ایکس اے آئی کے چیٹ بوٹ گروک کے ساتھ اٹھائے گئے مسائل کی عکاسی کرتا ہے، جسے حال ہی میں صارفین کیلئے عوامی شخصیات کی واضح تصاویر تیار کرنے پر شدید ردعمل کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میٹا کی سپر انٹیلی جنس لیبز، جو اے آئی کے میدان میں کمپنی کی برتری کو تیز کرنے کیلئے قائم کی گئی تھیں، موثر حفاظتی اقدامات نافذ کرنے کا ثبوت دینے کیلئے اب نئے دباؤ کا سامنا کر رہی ہے۔ خبر لکھے جانے تک، سوئفٹ اور جوہانسن جیسی مشہور شخصیات نے میٹا کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی ہے۔ فحش مواد، صارفین میں مشہور شخصیات کے تئیں رومانوی لگاؤ اور ان سے جنون کی حد تک لگاؤ کے رویوں کو درورغ دے سکتا ہے، جس سے اس کا نشانہ بننے والی شخصیات کیلئے سنگین خطرات پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''اگر ایک چیٹ بوٹ کسی شخص کی تصویر اور الفاظ استعمال کر رہا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ یہ کس طرح غلط ہو سکتا ہے۔'' یہ تنازع، ایلون مسک کی کمپنی ایکس اے آئی کے چیٹ بوٹ گروک کے ساتھ اٹھائے گئے جسے حال ہی میں صارفین کیلئے عوامی شخصیات کی واضح تصاویر تیار کرنے پر شدید ردعمل کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میٹا کی سپر انٹیلی جنس لیبز، جو اے آئی کے میدان میں کمپنی کی برتری کو تیز کرنے کیلئے قائم کی گئی تھیں، موثر حفاظتی اقدامات نافذ کرنے کا ثبوت دینے کیلئے اب نئے دباؤ کا سامنا کر رہی ہے۔ خبر لکھے جانے تک، سوئفٹ اور جوہانسن جیسی مشہور شخصیات نے میٹا کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی

ANNEXURE "A"

Nodal Officer for Relief Centre in District Srinagar:

Sr.No.	Evacuation Area	Relief Centre	Relief Centre Officer: Name	Designation	Phone No.
1	1) Peerzoo Island	Community Centre Ellahibagh Buchpora, Srinagar	Shri. Mansoor Ahmad	Functional Manager, DIC	7051712742
2	2) Kursoo Rajbagh	Community Centre Lalnagar Channapora, Srinagar	Shri. Syed Gulzar Ahmad Shah	District Agriculture Officer, Srinagar	8491847470
3	3) Padshahi Bagh	Community Centre Babdam Main Road, Srinagar	Shri. Rohan Ashraf	Functional Manager, DIC	9796917750
4	4) Lasjan	Community Centre Daulatabad Khanyar, Srinagar			
		Community Centre Raddapora Khanyar, Srinagar			
5	5) Soiteng	Community Centre Bagwanpora Barbarshah near SMC Lavatory Block, Srinagar	Shri. Syed Zaid Bin Shamas	Assistant Registrar Cooperative, Srinagar	6006900762
6	6) Gandbal	Community Centre Jami Majid Nowhata, Srinagar			
8	7) Pamposh Colony Palpora	Govt. Boys Higher Secondary Palpora	Shri. Adnan Khawaja	Assistant Labour Commissioner, Srinagar	7889429040
9		Hussaini Public High School Zanikoot			
	8) Maloora	GMS Maloora			
10		GHSS Zewan	Shri. Zeeshan Elyas	Functional Manager, DIC	6005712203
11	9) Parimpora	Muncipal Committee Hall Zewan, Srinagar			
13		Panchayat Ghar A Khonmoh (RDD)	Shri. Muksit Ahmad Wani	Block Development Officer, Khonmoh	9622270509
14		Community Centre Khonmoh, Srinagar (RDD)			
15		Panchayat Ghar B Khonmoh (RDD)			

اتر ریلوے

ای۔نیلامی نوٹس

بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، اتر ریلوے، فیروز پور کے ذریعہ نیچے دیے گئے کام کیلئے قابل اور رجسٹرڈ بولی دہندگان سے فیروز پور ڈویژن میں ای۔نیلامی طلب کی جاتی ہے:

نیلامی لسٹ نمبر	نیلامی شروع ہونے کا وقت اور تاریخ	کام کا نام
EAFZR-PnU25-19	09-09-2025 کو 12.30 بجے	جالندھر شہر ریلوے اسٹیشن پر پے اینڈ یوز ٹوائلٹ کے آپریشن اور دیکھ ریکھ کیلئے کانٹریکٹ کی الاٹمنٹ۔
EAFXZR-MA25-4	10-09-2025 کو 11.30 بجے	گاڑی نمبر 14634,20424/20423, 12408, 14622/21 & 14626/25, 20496/20497 (گروپ ریک لنک) ٹرینوں کی سواری ڈبوں کے باہری حصہ پر ونائل ریپنگ کے ذریعہ سے کمرشیل پبلسٹی رائٹس کیلئے کانٹریکٹ کی الاٹمنٹ
EAFZR-PRKG25-17	12-09-2025 کو 11.30 بجے	ڈی اے وی کالج جالندھر ہالٹ ریلوے اسٹیشن پر پارکنگ سائٹ کا ٹھیکے پر الاٹمنٹ۔
EAFZR-PnU25-20	15-09-2025 کو 11.30 بجے	فاضلکا ریلوے اسٹیشن پر پے اینڈ یوز ٹوائلٹ کے سنچالن اور دیکھ ریکھ کیلئے کانٹریکٹ کی الاٹمنٹ
EAFZR-MIS25-18	15-09-2025 کو 11.30 بجے	1.) ریلوے اسٹیشن فیروز پور کینٹ پر موبائل اور موبائل ایکسیسریز سٹور اور ٹیکسٹائل سٹور (پبلسٹی رائٹس کے ساتھ) کے انتظام اور سنچالن کے لئے ٹھیکے کی الاٹمنٹ)۔ 2.) جالندھر سٹی ریلوے اسٹیشن پر ٹیکسٹائل سٹور (پبلسٹی رائٹس کے ساتھ) کے انتظام اور سنچالن کیلئے کانٹریکٹ کی الاٹمنٹ۔ 3) امرتسر ریلوے اسٹیشن پر مسافر مدد ڈیسک کے انتظام اور سنچالن کے ساتھ کانٹریکٹ کی الاٹمنٹ۔
EAFZR-MPS25-12	16-09-2025 کو 11.30 بجے	لدھیانہ ریلوے اسٹیشن پر ملٹی پرپز سٹال (ایم پی ایس) کیلئے ٹھیکے کی الاٹمنٹ۔

مفصل معلومات اور رجسٹریشن کیلئے برائے مہربانی ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر جائیں۔

نمبر۔ MC/38015/Pub/E-Auction/FZR/22 بتاریخ 03-09-2025

2674/25 گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای۔ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل بجلی انجینئر / جنرل، شمالی ریلوے، فیروز پور کے ذریعہ صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ای۔ٹینڈرس (www.ireps.gov.in) طلب کی جاتی ہے۔ ٹینڈر دہندہ اپنی اصل / ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کر سکتے ہیں۔

ٹینڈر نمبر: 251۔بجلی۔T-14-2025-26
کاموں کی تفصیل: بٹالہ، ترن تارن، پھلور، کرتارپور، پھگواڑہ اور سرانا سی گڈس شیڈ کی ترقی / اسدھار سے متعلق بجلی کام۔
تخمینہ لاگت (روپے): روپے۔ /-1,20,89,819.73
بیعانہ رقم (روپے): روپے 2,10,500.00
کام کی مدت: 06 ماہ
ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت: 24.09.2025 کو 15.00 بجے کے بعد
ویب سائٹ: www.ireps.gov.in

نمبر: 251۔بجلی۔ٹینڈر نوٹس نمبر۔16۔بجلی/2025-26 تاریخ: 03.09.2025 2666/2025

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

چکوال گردی

خوب صورت ضلع کے نظاروں اور اسرار سے بھرے راستوں کا سفر

تحریر:۔۔۔۔۔رابعہ فرحان

میرا ضلع چکوال جہاں کئی اعتبار سے منفرد ہے، وہیں یہ لوکیشن کے اعتبار سے بھی مجھے بہت پسند ہے کہ میدانی علاقے سے یہاں تک پہنچنا شمالی علاقہ جات کی نسبت بہت کم وقت میں ممکن ہے اور آسان بھی۔ پھر میدانی علاقے کی جانب سے چکوال کی حدود میں داخل ہونے والی موٹروے سالٹ رینج کے حصے سے ہو کر آتی ہے اور چکوال کا یہی حصہ سب سے خوب صورت بھی ہے۔

اس سلسلہ کوہ نمک میں جہاں دنیا کا بہترین ہمالین نمک ہے وہیں اور بھی بہت کچھ چھپا ہوا ہے، جس کو جاننے اور کھوجنے کی کوشش کی جائے تو ہر دفع قدرت حیران کیے دیتی ہے۔

یہی سلسلہ کوہ نمک تاریخ کا حصہ بھی رہا، یہیں معدنیات کے خزانے بھی ہیں، اسی سلسلے میں قدرت نے کئی چھوٹے بڑے چشمے رواں کر رکھے ہیں، پھر انہی پہاڑوں میں جنگلی حیات ہے، جس میں سے سب سے خاص یہاں کا پنجاب اڑیال ہے، پھر انہی پہاڑوں میں قدرت کے کئی رنگ ہیں جو قدم قدم پر اپنا رنگ بدلتے ہیں۔

اگر ان رنگوں کی بات کی جائے تو یہی اہم بات ہے کہ موٹروے کے علاوہ بھی کوہ نمک سے میدانی علاقے کو جانے والے راستے ہیں۔ کمال ہے کہ ہر سڑک بل کھاتی خوب صورت نظاروں سے ہوتی ہوئی اترتی ہے۔

پھر پکی سڑک کے علاوہ میرے پسندیدہ ترین آف روڈ ٹریک بھی ایسے ہی ہیں جو چشموں اور معدنیات کے خزانوں کے پاس سے ہوتے ہوئے میدانی علاقے کو جا نکلتے ہیں۔ ان میں میرے سب سے پسندیدہ دو آف روڈ ہیں۔ ایک آف روڈ پہاڑی کے اوپر موٹروے کے کنارے سنبل گاؤں سے پہاڑوں میں اتر کر نیچے پیر کھارا دربار تک کا ہے اور دوسرا ٹریک مشہور تاریخی مقام کٹاس راج سے کچھ فاصلے پر موجود ڈلوال گاؤں کے قریب سے ہوتا ہوا سلسلہ کوہ نمک کی کانوں کے پاس سے گزرتا میدانی علاقے کو جا نکلتا ہے۔

ان دو راستوں کی ہی بات کی جائے تو دس کلومیٹر کے ان راستوں پر ہی آپ کو کئی رنگوں کا پہاڑ دیکھنے کو ملتا ہے، کئی طرح کی جنگلی حیات نظر آتی ہے اور قسمت اچھی ہو تو پنجاب اڑیال کو بھی دیکھ سکتے ہیں جو اس علاقے کا خاص حسن ہے۔

پھر کئی طرح کے جنگلی درخت، جھاڑیاں اور جڑی بوٹیاں ملیں گی، جنہیں تلاشتے حکیم سنیاسی بھی یہاں کا رخ کرتے ہیں۔ ان راستوں پر آپ کو سب سے پہلے سفید پتھر لائم اسٹون کا خزانہ ملے گا، پھر کوئلہ، پھر جپسم، پھر لال مٹی، پھر اس پر نمک کی کانیں آئیں گی۔ اس کے علاوہ یہاں سلیب نما پتھر ملتا ہے جس کو الگ سے بہت سے کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اس پتھر کا خاص استعمال آپ کو یہیں چکوال میں قلعہ کھبولہ اور ملوٹ کے مندروں میں ملے گا، جہاں بہت خوب صورتی اور نفاست سے اس پتھر کو تراش کر اس سے صدیوں پہلے ان مندروں کی تعمیر کی گئی جو آج بھی دیکھنے لائق ہیں۔ پھر انہی راہوں پر چشموں کا پانی آپ کے سنگ چلتا ہے اور تھوڑا راستہ بدل کر آپ ان چشموں تک بھی پہنچ سکتے ہیں۔

یہ تو محض اس کے سلسلہ کوہ نمک کا ذکر تھا۔ اس کے علاوہ یہاں کی جنگلی حیات کی پناہ گاہ کے رنگ برنگے پہاڑ فوسلز کے خزانے لیے ہوئے ہیں۔ انہی پہاڑوں کے کنارے بہت سے چھوٹے ڈیم ہیں جن میں سے ہر ایک کا منفرد نظارہ ہے۔

اس ضلع میں اتنا کچھ ہے کہ اس کو ایک تحریر میں سما پانا ممکن نہیں۔ بس اتنا ہے کہ آپ جس طرح کا ماحول پسند کرتے ہیں وہ آپ کو پرسکون کر دینے کو یہاں موجود ہے۔ بس ضرورت ہے تو اس تک رسائی پانے کی اور اب چند سالوں سے سوشل میڈیا کے ذریعے شائقین کا اس جانب رخ بھی ہونے لگا ہے۔

تاریخ ہو، جغرافیہ ہو، معدنیات ہوں، جنگلی حیات ہو، کروڑوں سال پہلے کی زندگی کے فوسلز ہوں، پانی کے چشموں کے مقامات ہوں، خوب صورت دیہاتی رنگ ہو، آج کے دور کا زیتون دیکھنا ہو، ٹریکنگ یا ہائیکنگ کرنی ہو، غروب آفتاب یا طلوع آفتاب کے نظارے لینے ہوں، ڈیموں کی سیر کرنی ہو۔۔۔ تو آپ کسی بھی جانب سے چکوال کا رخ کر لیں۔

چکوال کی حدود میں داخل ہوتے ہی آپ کو ایسے مقامات ملنا شروع ہو جائیں گے، بس ذرا سی کھوج ہو اور اس کے لیے سوشل میڈیا ہی پر ایک سرچ کر کے دیکھ لیں، وہ آپ کو حیران کر دے گی۔

پانڈوؤں کے رہائشی غار: سیر و سیاحت کے شوق سے جڑے ہونے کی وجہ سے میرا اکثر ایسے مقامات پر جانا ہوتا ہے جہاں ماضی کے انسان کا بستا تھا۔ یوں اس کو میسر سہولتوں کا نظام دیکھنے کو ملتا رہتا ہے اور اس سب کو دیکھ کر رب کے حضور شکر گزاری کرنے کا بھی موقع میسر آتا ہے۔

ایسے ہی ماضی کی یاد دلانے کو ایک خوبصورت تاریخی مقام میرے شہر چکوال میں کٹاس راج کے نام سے موجود ہے، جہاں کئی سو سال بلکہ ہزاروں سال پرانی تاریخ موجود ہے جسے دیکھ کر اس وقت کے رہن سہن اور سہولتوں کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

کٹاس راج ہندوؤں کا خاص مقدس مقام ہے۔ یہ مقام چکوال شہر سے تقریباً 40 کلومیٹر اور کلر کہار انٹرچینج سے تقریباً 25 کلومیٹر کے فاصلے پر تحصیل چوآ سیدن شاہ کے قریب واقع ہے۔ اس جگہ جہاں آج صرف پسماندہ تاریخی عمارتیں اور چند غار ہیں ماضی میں یہاں ایک بہت بڑی یونیورسٹی ہوا کرتی تھی، جس میں متعدد مضامین کے ساتھ سنسکرت زبان کی تعلیم دی جاتی تھی۔ میلوں پیدل سفر کر کے لوگ یہاں علم حاصل کرنے آتے تھے۔

اسی مقام سے البیرونی نے بھی سنسکرت زبان کا علم حاصل کیا۔ اس مقام پر ہندوؤں کے ست گھرا کے سات مندر بھی ہیں اور ان کے دیوتا شیوا سے منسوب تالاب بھی ہے، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ تالاب شیوا کے اپنی بیوی ستی کی جدائی میں رونے سے وجود میں آیا۔ اسی طرح اس تاریخی مقام پر اور بھی بہت سے تاریخی حوالے ملتے ہیں اور کئی قصے کہانیاں اس جگہ سے منسوب ہیں۔ فی الحال میں صرف یہاں موجود غاروں کا ذکر کروں گا۔

کٹاس راج مندر اور پوتر تالاب کے مشرقی جانب سے سڑک نکلتی ہے اور اس سڑک کی دوسری جانب پہاڑی میں چند غار ہیں جو پانڈوؤں کے رہائشی غار کہلاتے ہیں۔

ان غاروں کی تعداد 5 ہے۔ ان غاروں کی لمبائی کچھ کتب میں ایک کلومیٹر تک بتائی جاتی ہے تو کچھ قصے کہانیوں میں ان غاروں سے خفیہ راستے نکلنے کا تذکرہ بھی ملتا ہے، جو اُس دور میں استعمال کیے جاتے تھے۔ جہاں سڑک کے ایک جانب پوتر تالاب اور مندروں پر عوام کا خوب آنا جانا لگا رہتا ہے وہیں دوسری جانب ان غاروں کا رخ کرنے والے بہت کم لوگ ہی ہیں شاید اس کی وجہ ایسے مقامات سے آنے والا خوف ہے۔

میری نظر میں یہ غار کافی عرصہ سے تھے لیکن ان میں کبھی جانا نہ ہوا۔ اس دفع کٹاس پہنچ کر ان غاروں کو کھوجنے کی سوجھی اور من چاہا کہ ان کی لمبائی اور ان کے خفیہ راستوں کی حقیقت کے بارے میں معلوم تو کیا جائے۔ اپنے بہترین سنگی ملک زاہد بھائی کو ساتھ لیا اور کٹاس راج پہنچ گئے۔ ایسے پراسرار مقامات کی کھوج کو ساتھ جانے والا کوئی کوئی ہی ہوتا ہے۔ باری باری ہم سارے غاروں میں گئے اور ان کا اندر سے بہ خوبی جائزہ لیا۔

اب ان میں سب سے بڑا غار بھی چند سو میٹر ہی طویل ہے، باقی کے لمبے رستے شاید ناگہانی آفات کی نظر ہو کر بند ہو گئے یا پھر بند کر دیے گئے، اس بارے میں علم نہ ہو سکا، لیکن بڑے غار میں آگے جا کر ایسے چند مقامات نظر آتے ہیں جہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ آگے اس کو یا تو بند کیا گیا ہے یا پھر کسی زلزلے کی وجہ سے تودہ گرنے سے بند ہو گیا ہے۔

نیچے روڈ سے نظر آنے والے تمام غاروں کو دیکھنے کے بعد اسی پہاڑ پر مزید اوپر کی جانب بڑھے تو ایک اور مقام پر ایک غار کا داخلی راستہ نظر آیا۔ جب آگے بڑھے تو پتا چلا کہ اس کے راستے میں بھی بڑے بڑے پتھر گرے پڑے ہیں، جس سے یہ راستہ بھی بند ہو گیا ہے۔ اسی طرح اوپر دوسری جانب ایک اور چند میٹر لمبا غار نظر آیا لیکن اس کی چھت کھلی ہوئی تھی جو شاید کسی زلزلے کی وجہ سے اوپر سے پہاڑ کے سرک جانے پر کھل گئی۔

اس کے بعد پہاڑ کے ارد گرد مزید کھوج لگاتے رہے مگر اس کے علاوہ کسی بڑے غار کا راستہ یا نشانات نہ ملے۔ اس سب کے بعد اسی پہاڑی کی چوٹی پر گئے اور وہاں بیٹھ کر کٹاس راج کا نظارہ کیا۔ اس مقام سے کٹاس راج کی تمام عمارتوں کا بہ خوبی جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ اسی سے ہمیں اندازہ ہوا کے بار ہا یہاں آنے کے باوجود چند مقامات ابھی ایسے موجود ہیں جہاں تک ابھی ہم گئے ہی نہیں تھے۔

اس سب کھوج میں نہ تو ایک کلومیٹر طویل غار ہمیں ملا اور نہ ہی غاروں سے بنے خفیہ راستے ہم نے دیکھے۔ البتہ انہیں غاروں کے قریب دو عمارتیں موجود ہیں جن کے دروازے ہر وقت بند رہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ان کے اندر سے بھی کسی غار کا راستہ نکلتا ہو اور وہی طویل غار یا خفیہ راستہ ہو۔ اس کا تالا کھلوانے کو وہاں موجود سرکاری ملازم کی منت سماجت درکار ہے، جسے آئندہ پر چھوڑ دیا۔ پھر کبھی موقع ملا تو کسی سے اس بارے میں معلوم کریں گے اور ان عمارتوں کے اندر سے بھی جائزہ لے کر انشاءاللہ شیئر کریں گے۔

جن غاروں تک ہم گئے ہیں اگر ان کو پانڈوؤں کی رہائش گاہ مانا جائے تو پھر یہ واضح ہے کہ موجودہ غاروں میں سے آگے جانے والا مزید راستہ کسی حادثے کی نظر ہو کر بند ہو گیا یا کر دیا گیا ہے اور اگر موجودہ لمبائی کو ہی دور ماضی کا اصل غار مانا جائے تو ان چھوٹے غاروں میں چند افراد سے زیادہ کی رہائش کی گنجائش موجود نہیں۔ اصل حقیقت کیا ہے؟ اس بارے اگر کسی کو معلوم ہو تو ضرور مطلع کریں تا کہ میرے علم میں بھی اضافہ ہو سکے۔

کٹاس راج میں موجود باقی مقامات کے نام درج کیے دیتا ہوں، ان کی تفصیل پھر کبھی سہی کیوں کہ ان میں سے ہر ایک کی تاریخ اور سن تعمیر مختلف ہے۔ بارہ دری، حویلی ہری سنگھ نلوا، ست گراہ (ست گھرا) کے سات مندر، پوتر تالاب، تالاب سے ملحقہ رہائشی عمارتیں، شولنگ کا مندر، شیوکا مندر، پانڈوؤں کا تاریخی کنواں اور اس کے علاوہ چند ایک عمارتیں جن کے بارے میں کسی کو علم نہیں۔ ان تمام مقامات پر اور کٹاس راج سے متعلق تاریخی حوالہ جات پر اگر لکھا جائے تو ایک مکمل کتاب مرتب کی جا سکتی ہے۔

ان غاروں کی کھوج کو آنے والوں کو میرا مشورہ ہے کہ سب سے پہلے تو یہاں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں اور اس کے بعد گرمیوں میں ان غاروں میں جاتے ہوئے احتیاط کریں، کیوں کہ گرمیوں میں ایسے مقامات پر حشرات الارض کا خطرہ کافی بڑھ جاتا ہے اور پھر بھڑوں نے بھی کافی چھتے آباد کر رکھے ہیں۔ اس کے علاوہ اندر جانے کے لیے روشنی کا بندوبست ضرور رکھیں۔ موبائل کی فلیش لائٹ آگے جانے کے لیے ناکافی ہے۔

پنجاب اڑیال: جیسے پاکستان کا قومی جانور مارخور جنگلی بکرے کی ایک قسم ہے، اسی طرح اڑیال جنگلی دنبے کی ایک قسم ہے۔

پاکستان کے مختلف علاقوں میں اس کی تین اقسام پائی جاتی ہیں جن میں سے ایک نسل پنجاب اڑیال کے نام سے ہے، جو باقیوں کی نسبت زیادہ خوب صورت ہے۔ پنجاب اڑیال کالاباغ سے لے کر منگلا تک کے علاقے میں مختلف مقامات پر پایا جاتا ہے۔ یہ کالاباغ، میانوالی، اٹک، وادی سون، سالٹ رینج، چکوال اور جہلم کے پہاڑی سلسلوں میں پایا جاتا ہے۔

اس کی خوب صورتی اس کے نر کے سینگھوں کی وجہ سے ہے اس کے سینگ خاصے موٹے اور پیچھے کی جانب کو مڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ 70 سے 90 سینٹی میٹر قد، قریب 38 انچ لمبے سینگ، سفید پیٹ، سینے پر سیاہ بال اور بڑی بڑی آنکھوں والا یہ جانور بلاشبہ قدرت کا حسین شاہکار ہے۔

سالٹ رینج کے پتھریلے، بے آب و گیاہ پہاڑوں میں جہاں جہاں پھلاہی، کاہو، کیکر کی جھاڑیاں ہیں، وہیں اس کے مسکن ہیں۔

اڑیال گروہوں میں رہنے والا جانور ہے اور ان کے جھنڈ میں زیادہ تر مادائیں اور نابالغ نر ہوتے ہیں۔ اڑیال کھانے اور چارے کے لیے زیادہ تر صبح کے وقت باہر آتے ہیں۔ اڑیال عام طور پر ایک وقت میں صرف ایک بچے کو جنم دیتے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق اس کی صرف 15 فی صد مادائیں ایک وقت میں دو بچوں کو جنم دیتی ہیں۔

2011 میں ہونے والے ایک سروے کی WWF کی شائع کی گئی رپورٹ کے مطابق کچھ علاقوں میں اس کے آدھے بچے پیدائش کے بعد پہلے ہی ہفتے چرا لیے جاتے ہیں۔ چکوال میں چھمبی سرلہ کے علاقے میں یہ کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔

یہ گروہ کی شکل میں رہتے ہیں اور ایک نر نگران کی حیثیت سے کسی بلند مقام پر کھڑے ہو کر حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتا اور کسی بھی خطرے کی بھنک پاتے ہی آواز کی صورت میں باقیوں کو سگنل دیتا ہے، جس کے بعد پلک جھپکنے میں یہ نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ ویسے تو اسے دیکھ پانا بہت مشکل ہے لیکن چرواہوں کی قسمت اس معاملے میں کافی اچھی ہے۔ انہوں نے ان کو بارہا اپنے ریوڑ کے قریب چرتے ہوئے دیکھا ہے۔

پاکستان میں اڑیالوں کا غیر قانونی شکار جاری ہے اور بیچنے کی غرض سے ان کے بچے بھی کافی تعداد میں پکڑے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کی نسل معدومی کے خدشے سے دوچار ہے۔ تاہم محکمہ جنگلی حیات کے انتظامات کے تحت اس کی تعداد میں پچھلے کچھ عرصے میں کافی بہتری ہوئی ہے۔

اس علاقے میں ہر سال پنجاب اڑیال کے شکار کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسے ہنٹنگ ٹرافی کہتے ہیں۔ یکم دسمبر سے ہنٹنگ ٹرافی کا نوٹیفکیشن جاری ہو جائے گا۔ ہنٹنگ ٹرافی سے متعلق بتایا گیا کہ ایسے اڑیال جن کی طبعی عمر پوری ہو چکی ہوتی ہے ان کے شکار کی اجازت دی جاتی ہے۔ پنجاب اڑیال کی اوسط عمر 12-13 سال ہوتی ہے۔

اس کے بعد یہ بوڑھا ہو جاتا ہے اور پھر خود اپنے ساتھیوں کے لیے بھی خطرہ بنا رہتا ہے۔ یہ اپنے غول میں شامل مادہ اڑیالوں کے پاس جیٹھا رہتا ہے اور افزائش نسل کے موسم کے دوران جوان نر اڑیال کو ان کے پاس نہیں جانے دیتا، جس کی وجہ سے افزائش نسل نہیں ہو پاتی۔ 12-13 سال کے بعد چوں کہ پنجاب اڑیال کی طبعی موت قریب ہوتی ہے، اس وجہ سے اس کے شکار کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس کے لیے غیر ملکی شکاری بھی پاکستان آتے ہیں اور مقامی شکاریوں کی بڑی تعداد بھی شریک ہوتی ہے، لیکن اس ٹرافی کے ایونٹ کے علاوہ اس کے شکار پر مکمل پابندی عائد ہے۔

جنگلی حیات ہمارے ماحول کا حسن اور ملک کا سرمایہ ہے۔ اس کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔ جس طرح پاکستان کا قومی جانور مارخور ہے، اسی طرح پنجابی اڑیال کو چکوال کے مقامی جانور کا درجہ حاصل ہے۔ چکوال میں سالٹ رینج، دل جبہ اور چوآ سیدن شاہ سے کلر کہار تک اس کی قدرتی پناہ گاہ موجود ہے۔

گمنام قبریں ڈھوک بن امیر خاتون: جہاں میں آپ کو خوب جہاں گردی کرتے نظر آتا ہوں، جو کہ میرے حساب سے ابھی کم ہے، وہیں کبھی کبھی کچھ نیا مقام تلاش کرنے کی غرض سے میں گوگل میپ کھول کر بھی اس پر بھی کہیں تو کبھی کہیں گھومتا رہتا ہوں۔

گوگل میپ پر اسی چھان بین نے بہت سے نئے مقامات تک پہنچایا ہے اور جنگلوں کو جاتی کئی راہوں کی خاک چھانی ہے۔

کرونا سے پہلے ایک روز یوں ہی گوگل میپ پر گھومتے گھماتے چکوال کے فوسلز والے گاؤں ڈھوک بن امیر خاتون کے جنگل میں پہنچ گیا۔ وہاں کچھ چوکور اور کچھ مستطیل شکل میں پتھروں کے ڈھیر نظر آئے، جن کو گوگل میپ پر دیکھ کر یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ یہ انسان کی بنائی ہوئی کوئی شے ہے۔ یہ تمام ڈھیر جسامت میں ایک دوسرے سے مختلف تھے، جس سے یہ اندازہ کر پانا مشکل تھا کہ یہ کیا ہے۔ اب ایسا پراسرار مقام اور وہ بھی اپنے ہی شہر میں نظر آئے تو کیسے ممکن ہے کی اس کی مزید کھوج نہ لگائی جائے۔

کافی عرصے تک اس بارے لوگوں سے دریافت کرتا رہا، لیکن ان کے بارے میں معلوم نہ ہو پایا۔ پھر جا کر چکوال کی دھرتی کے عظیم سپوت یاسین چوہدری صاحب نے اس بارے میں پوسٹ لگائی تو معاملہ حل ہوا اور ان کی پوسٹ کو دیکھ کر یہاں پہنچنے کا تجسس مزید بڑھ گیا۔

پچھلے برس کے رمضان میں ایک تپتے دن ایک دوست کے سنگ اس جگہ کے کافی قریب پہنچ کر پھر واپس آ گئے، کیوں کہ گرمی کی شدت اور روزے کی وجہ سے آگے جا پانا مشکل تھا یا پھر شاید تب ہمارا یہاں پہنچنا لکھا نہ تھا۔ یوں ہی چند ماہ بیت گئے اور دوبارہ جنوری میں خالہ زاد کے سنگ اس جانب عازم سفر ہوئے، لیکن قدرت کو اب بھی ہمارا یہاں پہنچنا منظور نہ تھا۔ ایک فون کال آ گئی اور منزل کے قریب سے واپس لوٹنا پڑا۔

یوں ہی چند ماہ بیت گئے اور 20 مئی کو آخر کار میں یہاں پہنچنے میں کام یاب ہو گیا۔ یہاں تک جانے کا سفر میں نے ڈھریالہ کہون اور کھبولہ گاؤں کو ملانے والی سڑک کی جانب سے کیا۔ اس سڑک پر کھبولہ کے قریب سے ایک کچا راستہ علیحدہ ہوتا ہے جو کہ دو کوئلے کی کانوں سے ہوتا ہوا اس مقام پر پہنچتا ہے جو میری منزل تھی۔

پہاڑوں کے بیچ گھرا ہوا یہ رقبہ ہارون چیمہ مرحوم نے کچھ عرصہ قبل خرید کر آباد کیا تھا اور شاید یہ راستہ تب ہی انہوں نے صحیح کرایا ہو گا، لیکن اب دوبارہ اس کی حالت خستہ ہے۔

اس رقبے پر میری وہ پراسرار منزل تھی جہاں تیسری کوشش میں جا کر میری رسائی ممکن ہوئی۔ فرق یہ تھا کہ پہلی دونوں کوششوں میں میرے سنگ دوسرا ہم سفر بھی موجود رہا، اب تیسری کوشش میں میں اکیلا ہی پہنچنے میں کام یاب ہوا۔ سمجھ میں یہی آتا ہے کے قدرت کو یہ مقام مجھ اکیلے ہی دکھانا منظور تھا۔

یہ جگہ چاروں طرف سے پہاڑوں میں گھری ہوئی ہے اور ماضی بعید کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ ایک بہترین محفوظ مقام ہے۔ یہیں ایک طرف قدرے بلند جگہ پر مختلف سائز کی کئی قبریں ہیں جو میری منزل تھیں۔

یہ قبریں لمبائی کے رخ تو موجودہ دور کی قبروں سے تھوڑی ہی بڑی ہیں لیکن چوڑائی کے رخ پر ان کا سائز مختلف ہے اور تین قبریں تو قریب 20 فٹ تک لمبی ہیں۔ یہ قبریں بہت ہی پرانے دور کی معلوم ہوتی ہیں۔ ان کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اجتماعی صورت میں چند قبروں کو ملا کر ان کو ایک کر دیا گیا۔

اوپر نشانی کے طور پر تراش کر الگ الگ رکھے گئے بڑے پتھر بھی نظر آتے ہیں۔ ان قبروں کی اصلیت تو کسی سے معلوم نہ ہو سکی اور نہ ہی ان کا کوئی تاریخی حوالہ مجھے معلوم ہو سکا، البتہ ان کے بارے میں مشہور یہی ہے کہ یہ قبریں پیدل مسافت طے کرنے والے دور کی یہاں سے گزرنے والی ایک بارات کی ہیں۔

ڈاکوؤں یا پھر کسی اور طاقت نے اس مقام پر بارات پر حملہ کر کے تمام لوگوں کو مار دیا تھا جس کے بعد ان کو یہیں دفنا کر یہ اجتماعی قبریں بنا دی گئیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس ایک بڑی قبر کے نیچے کئی مردے دفن ہیں۔ ان قبروں کو دیکھ کر یہ قصہ سچا معلوم ہوتا ہے، کیوں کہ بنائی گئی تمام قبروں کا سائز گو مختلف ہے لیکن ان پر لگا ہوا پتھر ایک ہی طرز کا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک ہی وقت میں بنائی گئی تھیں۔

اس جگہ کے ساتھ کے مغرب کی جانب بڑھنے پر آدھا کلومیٹر تک لمبائی کے رخ پر پتھروں کے ڈھیر نظر آتے ہیں جو کسی بھی طور قدرتی ڈھیر معلوم نہیں ہوتے۔ اس جگہ کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ماضی بعید کی کسی آبادی یا پھر قبرستان کے آثار ہوں۔

یہ تمام آثار تحقیق کی دعوت دیتے نظر آتے ہیں اور ممکن ہے کہ اس پر تحقیق سے تاریخ کئی رازوں سے پردے اٹھیں۔

اسی تحقیق کی کوششیں ماضی میں اس علاقے میں ہوتی رہی ہیں اور بتاتا چلوں کہ اسی جنگل میں سے ڈائنوسار کے فوسلز بھی دریافت ہوئے ہیں اور مزید کئی ایک فوسلز مختلف ادوار میں یہاں سے ملتے رہے ہیں، جو مختلف عجائب گھروں کی زینت ہیں۔

تاریخ اور فوسلز میں دل چسپی رکھنے والوں کے لیے یہ ایک بہترین مقام ہے، جس پر جتنی تحقیق کی جائے اتنے ہی راز کھلنا ممکن ہیں۔ ساون کے بعد فوسلز کی تلاش میں کافی لوگ یہاں کا رخ کرتے ہیں اور اپنی کھوج لگا کر کچھ نہ کچھ حاصل کرنے میں کام یاب ہوتے رہتے ہیں۔

واپسی پر میں نے دوسرا رستہ اختیار کیا اور پہاڑ کے دوسری جانب ڈھوک بن امیر خاتون میں جا پہنچا۔ وادی کہون کی جانب سے آنے والے راستے کی نسبت ڈھوک بن امیر خاتون کی جانب سے یہاں پہنچنے والا راستہ ?سان اور مختصر ہے۔

دونوں ہی راستوں سے موٹر سائیکل یا جیپ پر آیا جا سکتا ہے۔ کار کی رسائی دونوں جانب سے ناممکن ہے بلکہ قریب پہنچ کر تو موٹر سائیکل پر آنے والے کے لیے بھی تھوڑا مشکل راستہ ہے لیکن اگر شوق جوان ہو تو پھر شوقین پہنچنے میں کام یاب ہو ہی جاتا ہے۔

قدرت کے متلاشی اور نت نئے کھوج لگانے والوں کے لیے گوگل میپ ایک بہترین ذریعہ ہے اور اسی سے بہت کچھ نیا دیکھنے کو ملتا ہے اور پھر اس تک رسائی حاصل کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ سالٹ رینج میں ایسے کئی ایک گم نام مقامات موجود ہیں جہاں تک پہنچ کر ابھی ان رازوں کو آشکار کرنا باقی ہے۔

زندگی رہی تو انشاءاللہ یہ کھوج جاری رہے گی اور بھلا ہو چکوال لائبریری کا جہاں سے ملنے والی ایک پرانی کتاب "سالٹ رینج میں آثار قدیمہ" کا جس نے چند ایک مزید نام دے دیے ہیں، جن کے بارے میں پہلے کبھی نہیں سنا تھا، تو اب انشاءاللہ ان تک بھی رسائی کی کوشش کروں گا اور پھر آپ احباب سے شیئر کروں گا۔

سرلہ ڈیم سے ڈھریالہ کہون ٹریکنگ: 17 کلومیٹر کی پیدل آوارگی کے بعد پانچوں افراد میں پروگرام طے پایا کہ اتوار کے روز گاؤں جانے کے لیے کھوکھر زیر سے پیدل سفر کیا جائے۔

اتوار کو دن 2 بجے ہم چار دوست کھوکھر زیر گاؤں کے ساتھ بنے سرلہ ڈیم کی جانب رواں دواں تھے، منزل تھی ملکہ راستہ تھا ڈیم سے ڈھریالہ کہون جانے والا سرلے کا راستہ، جس پر ایک عشرہ پہلے تک پہاڑی کے دونوں جانب کے گاؤں کے باسیوں کی ریل پیل ہوا کرتی تھی۔

دن ڈھائی بجے سرلہ ڈیم پر ہم تین دوستوں کو چھوڑ کر چوتھے نے واپسی کی راہ لی۔ راستے کی شروعات ہی ایڈونچر سے پر تھی کہ ڈیم کے اوور فلو کو پار کرنا تھا، جس کی دیوار ہمارے قد سے بھی دو چار بالشت اونچی تھی اور اس سے آگے پڑپائی ڈھن تک راستہ ہم سب کے لیے نیا تھا۔ اس سے آگے کا راستہ بھی صرف میں نے ہی طے کر رکھا تھا۔

اڑھائی بجے دیوار پھلانگنے سے راستے کا آغاز ہوا تو کچھ آگے چل کر جنگل میں لکڑیاں بناتے احباب سے ملاقات ہوئی، جنہوں نے کہا کہ کھوکھر بالا گاؤں کو تو نزدیکی راستہ ڈھوک سیلہ سے جاتا ہے، ہمارا کہنا تھا کے وہ مختصر راستہ ہے اس لیے ہمیں اس پر نہیں جانا۔ اب وہ کیا جانیں جنگل کے نت نئے اور لمبے راستوں پر بھٹکنے کا سواد۔

پگڈنڈی سے گزرتے ہوئے سیانے (گوگل میپ) کے دکھلائے راستے پر پہنچے تو سکون سا ہوا کہ چلو راستہ تو صحیح پکڑا ہے۔ یہ راستہ وریامال، کریالہ، کھوکھر زیر اور ان کے قریب کے گاؤں سرلہ کے جنگل میں داخل ہونے اور وہاں سے ڈھریالہ کہون جاتے ہوئے استعمال کرتے ہیں لیکن اب بس کوئی ہم سا سر پھرا ہی یہاں بھٹکتا نظر آئے گا یا پھر کوئی چرواہا۔

کچھ سفر طے کر لینے کے بعد ایک بلند مقام پر اٹھائے بیگ کا وزن کم کرنے کو رکے اور دو چار مالٹے تناول کیے، کچھ گاجریں کھائیں، تصویریں بنائیں اور پھر وقت کی قلت کا احساس کر کے راہ پر چل دیے۔ وقت کی قلت کا خدشہ کچھ یوں بھی تھا کہ سفر شروع کرتے کے ساتھ کے جوانوں کو بتایا کہ "پہاڑ تے دامنیوں وی ٹیں پے" سوان کو پریشان ہونا بنتا بھی تھا۔

وہ تو خیر احباب سیانے پر یقین رکھنے والے تھے تو اس کے دکھلائے پر مان گئے کہ چلو کہیں نہ کہیں پہنچ ہی جائیں گے، اور پھر آڑے ترچھے اترائی چڑھائی کے راستوں سے ہوتے ہوئے 4.6 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پانچ بج کر چار منٹ پر پراس راستے کے ایک خوب صورت مقام پڑپائی ڈھن پہنچ گئے۔

وطن سرینگر

زلزلے کے اسباب: قرآن وحدیث کی روشنی میں

زلزلے کے جو دنیاوی اسباب ذکر کیے جاتے ہیں، اُن کا ہم انکار نہیں کرتے کیوں کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ نے دارالاسباب بنایا ہے۔ لیکن ہمارا یہ ایمان وعقیدہ ہے کہ جس طرح پوری کائنات خود بہ خود قائم نہیں ہوگئی، اسی طرح زلزلے خود بہ خود نہیں آتے، اصل میں اس کے پیچھے اللہ کا حکم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مفہوم ہے: ''لوگوں نے اپنے ہاتھوں جو کمائی کی، اُس کی وجہ سے خشکی اور تری میں فساد پھیلا، تاکہ انہوں نے جو کام کیے ہیں اللہ اُن میں سے کچھ کا مزہ انہیں چکھائے، شاید وہ باز آجائیں۔'' (سورۃ الروم) یعنی دنیا میں جو عام مصیبتیں لوگوں پر آئیں، مثال کے طور پر قحط، وبائیں، زلزلے اور ظالموں کا تسلط، اُن کا اصل سبب یہ تھا کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی کی اور اس طرح یہ مصیبتیں اپنے ہاتھوں مول لیں۔ اور اُن کا ایک مقصد یہ تھا کہ ان مصائب سے دوچار ہوکر لوگوں کے دل کچھ نرم پڑیں اور وہ اپنے بُرے اعمال سے باز آجائیں۔ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے زلزلے آنے کے جو اسباب منقول ہیں اُن میں سے چند حسب ذیل ہیں: لوگوں میں زنا، سود اور شراب کا عام ہونا۔ لوگوں کا گانے بجانے کو اپنا مشغلہ بنانا۔ اچھائیوں کا حکم اور برائیوں سے لوگوں کو روکنے کا عمل بند کردینا۔ لوگوں کا ان بُرے اعمال کو صرف کرنا ہی نہیں بل کہ انہیں جائز اور وقت کی ضرورت سمجھنے لگنا۔ زلزلے آنے پر ہمیں اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اپنے گناہوں سے معافی مانگنا چاہیے۔ کثرت سے توبہ واستغفار کرنا چاہیے اور بڑے گناہ خاص کر مذکورہ بالا گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ کسی جگہ زلزلہ آنے یہ سمجھ کر کہ یہ اللہ کا عذاب ہے، زلزلے کے متاثرین کی مدد کرنا نہ چھوڑیں بل کہ ان کی مدد کرنا ہماری دینی و انسانی واخلاقی ذمّے داری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں ایک ایسے زلزلے کا ذکر فرمایا ہے کہ جس کے بعد دنیا ہی ختم ہوجائے گی۔ سورۃ الزلزال کا مفہوم: ''جب زمین اپنے بھونچال سے جھنجھوڑ دی جائے گی۔ اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی۔ اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوگیا ہے؟ اُس دن زمین اپنی ساری خبریں بتادے گی۔

کیوں کہ تمہارے پروردگار نے اُسے یہی حکم دیا ہوگا۔ اُس روز لوگ مختلف ٹولیوں میں واپس ہوں گے، تاکہ اُن کے اعمال اُنہیں دِکھادیے جائیں۔ جس نے ذرّہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی، وہ اُسے دیکھے گا، اور جس نے ذرّہ برابر کوئی برائی کی ہوگی، وہ اُسے دیکھے گا۔'' اب آیئے! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو کہا ہے اُس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ الفاظ کی تحقیق: ''اِذَا'' کے معنی ہیں ''جب''، لیکن جب اس طرح اِذَا سے کسی چیز کا بیان کیا جاتا ہے تو کسی واقعہ کی یاد دہانی کرانا مقصود ہوتا ہے، یعنی اُس وقت کو یاد رکھو۔ اُس دن سے ہوشیار رہو، جب کہ ایسا ایسا ہوگا۔ زُلزِلَت: زلزال سے ہے یعنی ہلادیا جانا۔ الارض کے معنی زمین کے ہیں۔ یعنی اُس وقت کو یاد کرو جب زمین ہلادی جائے گی۔ زِلزَالَہا سے معلوم ہوا کہ یہ عام زلزلہ نہیں بل کہ اپنی نوعیت کا منفرد زلزلہ ہوگا۔ جس کے بعد دنیا کا پورا انظام ہی درہم برہم ہوجائے گا۔ اور اس کے بعد سارے لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اُمت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ دو مرتبہ صور پھونکا جائے گا۔ پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے بعد ساری دنیا ختم ہوجائے گی اور دوسری مرتبہ صور پھونکنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام مُردے زندہ ہوکر زمین سے اٹھیں گے۔ دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سورۃ میں دوسری مرتبہ صور پھونکنے کے وقت آنے والا دردناک زلزلہ مراد ہے۔

وارانسی: مقدس شہر جہاں زائرین موت اور نجات کیلئے آتے ہیں

پکوائیر
عہدہ و بی بی سی ٹریول

یہاں سردیوں کی دھند میں بھی چھ سے سات مقامات پر آگ جل رہی تھی۔ سر پر کپڑا باندھے کچھ افراد ننگے پاؤں جمع تھے اور آگ میں ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

ایک نیم برہنہ شخص، جس کے سر کے بال کمر تک آرہے تھے، اپنی چھڑی ایک جلی ہوئی کھوپڑی پر مار رہا تھا۔ دور موجود کچھ لوگ نعرے لگا رہے تھے اور گھنٹیوں کے ساتھ ساتھ ڈھول بجنے کی آوازیں آرہی تھیں۔

نئے سال کی دھند میں دریا کنارے نارنجی شعلوں کے سوا کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ میں نے خود سے سوال کیا کہ کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں؟ یا پھر کیا مجھ پر کسی چیز کا نشہ طاری ہوگیا ہے۔۔۔ کیا اس کی وجہ جیٹ لیگ ہے یا دماغ کا چکرا جانا۔ میرے قریب کچھ لوگ آئے جن پر اوپر سے نیچے تک راکھ جمی ہوئی تھی۔ انھوں نے اس مقدس شہر کے سرپرست شیوا (تباہی کے ہندو دیوتا) کا ترشول پکڑا ہوا تھا۔

اس مقام سے گزرتے ہوئے میں ایسی گلی میں پہنچا جہاں اندھیرے میں موم بتی جلائی گئی تھی اور ایک بچہ زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہر گزرتے گروہ کے ساتھ ایک لاش لائی جاتی اور اسے دریا کی طرف لے جایا جاتا۔ میں خود دیوار کے ساتھ لگ گیا اور دنیا کے فانی ہونے کا احساس میرے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔

میرے پاس سے ایک اور لاش گزری جس کے ساتھ ریشم کی ساڑیوں میں ملبوس دو خواتین ننگے پاؤں چل رہی تھیں اور ان کی منزل دریا کا مقدس پانی تھی۔ میں نے تاریک گلیوں سے گزرتے ہوئے ان کا پیچھا کیا جہاں مندروں میں چھوٹی موم بتیاں جل رہی تھیں اور راستوں پر کھڑے مرد مقدس کلمات ادا کر رہے تھے۔ ایک چوراہے پر تین مرد میرے سامنے کھڑے تھے اور پیچھے باندھی ہوئیں بندوقیں نظر آرہی تھیں۔

میرے لیے یہ سب کافی عجیب تھا۔ صرف **72** گھنٹے قبل میں ایک دوسری دنیا میں تھا جہاں نئے سال کے سورج کے چمکنے کے ساتھ جشن کا سماں تھا۔ مگر یہاں ایسے بکرے دیکھے جاسکتے تھے جن کے ماتھوں پر سرخ نشان ہیں اور دریا کنارے چراغ جلائے گئے ہیں۔ دیواروں پر نارنجی رنگ کے چہرے، ہنستے بندر اور مقدس مورتیوں کی تصاویر درج تھیں۔

ہر طرف دکانیں لاشوں کے لیے صندل کی لکڑی کی پیسٹ، دیسی گھی اور راکھ جمع کرنے کے لیے مٹی کے برتن بیچ رہی تھیں۔ اس موت کے شہر کو 'کاشی' یا 'روشنی کا شہر' بھی کہا جاتا ہے۔ انگریزی زبان کے مصنف رچرڈ لانوے، جنھیں وارانسی نے کافی متاثر کیا، نے اسے 'تاریکی کا شہر اور خواب' سے تعبیر دی تھی۔ اپنی کتاب میں انھوں نے پولیس کے چیف سپریٹنڈنٹ کے حوالے سے لکھا کہ بنارس میں 'مندروں سے خواتین اغوا ہوتی تھیں، خدا کے نام پر جسم فروشی ہوتی تھی اور مقدس مقامات پر چوریوں کے واقعات ہوا کرتے تھے۔ (شیو پرست) اگھور پنتھ انسانی گوشت کھانے کی روایت کے لیے جانے جاتے تھے جبکہ جعلی تانترک نشے میں دھت ملتے تھے۔' مگر جس بات نے مجھے سب سے متاثر کیا وہ یہ تھی کہ یہ معدوم شہر دراصل تفریح کا شہر ہے۔ میرے قریب دوڑتے ہوئے لوگ مُردوں کو مقدس دریا میں بہانے کے لیے جاتے تھے۔ اس دوران وہ آوازیں بلند کرتے اور پورے طریقہ کار میں چیخ وپکار سنائی دیتی۔ ہر طرف دکانیں لاشوں کے لیے صندل کی لکڑی کی پیسٹ، دیسی گھی اور راکھ جمع کرنے کے لیے مٹی کے برتن بیچ رہی تھیں۔ اس موت کے شہر کو 'کاشی' یا 'روشنی کا شہر' بھی کہا جاتا ہے۔ انگریزی زبان کے مصنف رچرڈ لانوے، جنھیں وارانسی نے کافی متاثر کیا، نے اسے 'تاریکی کا شہر اور خواب' سے تعبیر دی تھی۔ اپنی کتاب میں انھوں نے پولیس کے چیف سپریٹنڈنٹ کے حوالے سے لکھا کہ بنارس میں 'مندروں سے خواتین اغوا ہوتی تھیں، خدا کے نام پر جسم فروشی ہوتی تھی اور مقدس مقامات پر چوریوں کے واقعات ہوا کرتے تھے۔ (شیو پرست) اگھور پنتھ انسانی گوشت کھانے کی روایت کے لیے جانے جاتے تھے جبکہ جعلی تانترک نشے میں دھت ملتے تھے۔' مگر جس بات نے مجھے سب سے متاثر کیا وہ یہ تھی کہ یہ معدوم شہر دراصل تفریح کا شہر ہے۔ میرے قریب دوڑتے ہوئے لوگ مُردوں کو مقدس دریا میں بہانے کے لیے جاتے تھے۔ اس دوران وہ آوازیں بلند کرتے اور پورے طریقہ کار میں چیخ وپکار سنائی دیتی۔ ہر طرف دکانیں لاشوں کے لیے صندل کی لکڑی کی پیسٹ، دیسی گھی اور راکھ جمع کرنے کے لیے مٹی کے برتن بیچ رہی تھیں۔ اس موت کے شہر کو 'کاشی' یا 'روشنی کا شہر' بھی کہا جاتا ہے۔ انگریزی زبان کے مصنف رچرڈ لانوے، جنھیں وارانسی نے کافی متاثر کیا، نے اسے 'تاریکی کا شہر اور خواب' سے تعبیر دی تھی۔ اپنی کتاب میں انھوں نے پولیس کے چیف سپریٹنڈنٹ کے حوالے سے لکھا کہ بنارس میں 'مندروں سے خواتین اغوا ہوتی تھیں، خدا کے نام پر جسم فروشی ہوتی تھی اور مقدس مقامات پر چوریوں کے واقعات ہوا کرتے تھے۔ (شیو پرست) اگھور پنتھ انسانی گوشت کھانے کی روایت کے لیے جانے جاتے تھے جبکہ جعلی تانترک نشے میں دھت ملتے تھے۔' مگر جس بات نے مجھے سب سے متاثر کیا وہ یہ تھی کہ یہ معدوم شہر دراصل تفریح کا شہر ہے۔ میرے قریب دوڑتے ہوئے لوگ مُردوں کو مقدس دریا میں بہانے کے لیے جاتے تھے۔ اس دوران وہ آوازیں بلند کرتے اور پورے طریقہ کار میں چیخ وپکار سنائی دیتی۔ ہر طرف دکانیں لاشوں کے لیے صندل کی لکڑی کی پیسٹ، دیسی گھی اور راکھ جمع کرنے کے لیے مٹی کے برتن بیچ رہی تھیں۔ اس موت کے شہر کو 'کاشی' یا 'روشنی کا شہر' بھی کہا جاتا ہے۔ انگریزی زبان کے مصنف رچرڈ لانوے، جنھیں وارانسی نے کافی متاثر کیا، نے اسے 'تاریکی کا شہر اور خواب' سے تعبیر دی تھی۔ اپنی کتاب میں انھوں نے پولیس کے چیف سپریٹنڈنٹ کے حوالے سے لکھا کہ بنارس میں 'مندروں سے خواتین اغوا ہوتی تھیں، خدا کے نام پر جسم فروشی ہوتی تھی اور مقدس مقامات پر چوریوں کے واقعات ہوا کرتے تھے۔ (شیو پرست) اگھور پنتھ انسانی گوشت کھانے کی روایت کے لیے جانے جاتے تھے جبکہ جعلی تانترک نشے میں دھت ملتے تھے۔' مگر جس بات نے مجھے سب سے متاثر کیا وہ یہ تھی کہ یہ معدوم شہر دراصل تفریح کا شہر ہے۔ میرے قریب دوڑتے ہوئے لوگ مُردوں کو مقدس دریا میں بہانے کے لیے جاتے تھے۔ اس دوران وہ آوازیں بلند کرتے اور پورے طریقہ کار میں چیخ وپکار سنائی دیتی۔

ایک طرف انڈیا کے شہروں میں رونق نظر آتی ہے۔ مگر اس مقدس شہر کا تفریح کا اپنا ہی ایک مخصوص انداز ہے۔ ہر راستے سے ٹریفک ایک ہی جگہ مڑتی ہے اور اس کا صوفیانہ انداز کچھ ایسا ہے کہ پورے شہر میں کوئی ٹریفک لائٹ نہیں۔

راستوں پر عمر رسیدہ پولیس اہلکار چہرے پر ماسک لگائے اپنے بازو کھول کر کھڑے ہوتے ہیں اور ان کے پاس سے گاڑیاں، گائے، سائیکل اور ٹرک تیز رفتار میں گزر جاتے ہیں۔ مصروف شاہراہ ففتھ ایونیو کے بیچ میں کتا سویا ہوتا ہے اور فٹ پاتھ پر لوگ۔ تو کبھی گلی میں تلواروں سے کرتب کرتا ایک شخص بھیڑ کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

مجھے معلوم تھا کہ مقدس پانی ہی میری پہلی منزل ہوگا۔ تو میں نے ہوٹل میں بیگ رکھے اور شمشان گھاٹوں کی طرف جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھ گیا۔ **20** منٹ کے سفر میں ہم نے آخری رسومات کے دو ہجوم اور بچوں کی پریڈ دیکھی۔ سامنے کی سیٹ پر بیٹھا ایک مقامی نوجوان مجھے کہنے لگا کہ 'یہ کوئی اچھا وقت نہیں۔' وہ مجھے متنبہ کرتا ہے جس دوران میں لاشوں کے ساتھ ماتمی جلوس دیکھتا ہوں۔ وہ بتاتا ہے کہ 'اسے کرما کہتے ہیں۔ سب اس دوران چھپ کر رہتے ہیں۔ کوئی شادیوں کی بات نہیں کرتا۔ سب خاموش رہتے ہیں۔ شہر میں اسے بُرا وقت سمجھا جاتا ہے۔'

اگر وارانسی میں اسے خاموشی کہتے ہیں کہ جس میں، میں ٹرین کی آواز بھی نہیں سن پا رہا جو ہمارے اوپر اینٹوں کے بنے پُل سے گزر رہی ہے، تو یہ تصور کرنا مشکل ہے کہ تہوار کے دنوں میں کیا ہوتا ہوگا۔ 'بُرا وقت **14** جنوری کو ختم ہوگا۔' اس نے مجھے بتایا 'پھر آپ جشن منائیں گے۔' میرے لیے یہ کوئی اچھی خبر نہ تھی کیونکہ مجھے **13** جنوری کو واپس جانا تھا۔

وارانسی میں پھرتے سادھو

ہم ایک گرجا گھر کے باہر پہنچے جہاں سے لوگ راکھ کو بہانے کے لیے مقدس دریا کی طرف جا رہے تھے۔ سڑک پر لگے سائن بورڈز پر درج تھا 'شہر میں اباکس کی کلاسوں کے لیے سب سے قدیم سینٹر' اور 'گلوریئس لیڈیز ٹیلر'۔ میں سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ ان درزیوں کی مہارت خواتین میں ہے یا سلائی میں۔ ایک دوسرے بورڈ پر لکھا تھا 'برٹش سکول فار لینگویجز کا نیا نام ٹرانس ایجوکیشن ہے۔' اس پر برطانوی دور کے خاتمے کا خلاصہ بھی موجود تھا۔ پرانے شہر میں ہر ایک مربع میل میں پانچ لاکھ کی آبادی جمع ہے جس کی وجہ سے بعض غیر ملکی سیاح ہار مان جاتے ہیں۔ جبکہ بعض کو ڈر رہتا ہے کہ انھیں جان بوجھ کر کوئی نشہ آور چیز نہ دے دی جائے۔ ہم ایک گرجا گھر کے باہر پہنچے جہاں سے لوگ راکھ کو بہانے کے لیے مقدس دریا کی طرف جا رہے تھے۔ سڑک پر لگے سائن بورڈز پر درج تھا 'شہر میں اباکس کی کلاسوں کے لیے سب سے قدیم سینٹر' اور 'گلوریئس لیڈیز ٹیلر'۔ میں سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ ان درزیوں کی مہارت خواتین میں ہے یا سلائی میں۔ ایک دوسرے بورڈ پر لکھا تھا 'برٹش سکول فار لینگویجز کا نیا نام ٹرانس ایجوکیشن ہے۔' اس پر برطانوی دور کے خاتمے کا خلاصہ بھی موجود تھا۔ پرانے شہر میں ہر ایک مربع میل میں پانچ لاکھ کی آبادی جمع ہے جس کی وجہ سے بعض غیر ملکی سیاح ہار مان جاتے ہیں۔ جبکہ بعض کو ڈر رہتا ہے کہ انھیں جان بوجھ کر کوئی نشہ آور چیز نہ دے دی جائے۔

میرے گائیڈ نے دریا کے کنارے بتایا 'یہاں سب بدلتا رہتا ہے۔' پنڈت زمین پر بیٹھے ہوئے تھے جنھوں نے دھوپ سے بچنے کے لیے رنگ برنگی چھتریاں اپنے اوپر لگائی ہوئی تھیں۔ ان کے ماتھوں پر راکھ کے نشان تھے اور وہ مقدس کلمات ادا کر رہے تھے۔

'بدلتے رنگ۔ بدلتا جذبہ۔ بدلتی قوت۔ شہر میں آکر آپ کو بڑا ہوشیار رہنا ہوگا۔'

مجھے یہ بات پہلے ہی سمجھ آگئی تھی۔

دریا کے پاس سے ایک نیم برہنہ آدمی ہمیں دیکھتا ہوا گزرا جب ہم اندرہٹ میں آگ کے قریب جمع تھے۔

وارانسی
،تصویر کا ذریعہ GRAHAM PRENTICE/ALAMY
،تصویر کا کیپشن
وارانسی میں **24** گھنٹے لاشوں کو جلانا جاری رہتا ہے

میں نے پوچھا 'کیا وہ پوجا کرنے جا رہا ہے؟'

جواب میں بتایا گیا کہ 'ان کے لیے سب کچھ راکھ کی مانند ہے۔ ان سادھوؤں کو لاش جلانے کی آخری رسومات سے بہت لگاؤ ہے اور وہ اس کے آس پاس رہتے ہیں۔ وہ ہماری طرح کپڑے نہیں پہنتے۔ وہ دنیا کی رونقوں میں رہنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ وہ راکھ کی دنیا میں رہنا چاہتے ہیں۔'

ہم نے کچھ دور نیلے لباس اور پگڑی میں ایک شخص کو دانائی کی باتیں کرتے سنا۔ میرے گائیڈ نے بتایا 'یہ ہنستا یوگی ہے۔' وہ خود بھی اسے دیکھ کر ہنسنے لگے جیسے تفریح کی کوئی چیز دیکھ لی ہو۔ ایک بڑی گائے ہمارے پاس سے گزری۔ ہم ایک چھوٹی کشتی پر سوار ہوگئے۔ نوجوان لڑکوں نے ہاتھوں میں تیل کے لیمپ تھام رکھے تھے اور وہ رات کی روایتوں کی پریکٹس کر رہے تھے۔

دوسری کشتیاں زیارت کرنے والوں کو واپس لے جا رہی تھی۔ شمال سے جنوب تک آگ جلتی دکھائی دے رہی تھی اور فضا میں کوئلے کی بو تھی۔ کشتی کے ملاح نے بتایا 'یہ واحد شہر ہے جہاں آپ **24** گھنٹے لاشوں کو جلانے کا عمل دیکھیں گے۔' ایسا لگا جیسے وہ کسی دکان کی بات کر رہے ہیں۔ دوسرے شہروں میں شمشان گھاٹ روایتی طور پر شہر کے باہر ہوتے ہیں۔ مگر اس شہر کے مرکز میں شمشان گھاٹوں میں لاشیں جلتی رہتی ہیں۔

میں اس تمام معلومات کے ساتھ واپس ہوٹل گیا۔ میرے نئے دوست نے مجھے بتایا کہ 'سب مائع ہے۔ کوئی بھی چیز اپنی اصل حالت میں برقرار نہیں رہتی۔' میں اس تمام معلومات کے ساتھ واپس ہوٹل گیا۔ میرے نئے دوست نے مجھے بتایا کہ 'سب مائع ہے۔ کوئی بھی چیز اپنی اصل حالت میں برقرار نہیں رہتی۔'

باقیات

101

کیا جاتا ہے۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق جموں وکشمیر میں سیلابی صورتحال پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ہیلتھ سیکریٹری سعید عابد رشید نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں لوگوں کو علاج کی سہولیات دستیاب رکھنے کیلئے محکمہ ہیلتھ پوری طرح سے متحرک ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں میڈیکل کیمپوں کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے جہاں ماہر ڈاکٹر ، پیرا میڈیکل عملہ ، نرسیں مریضوں کا علاج کررہے ہیں اور انہیں ادویات فراہم کی جارہی ہیں تاکہ سیلاب تھمنے کے بعد وہ کئی طرح کے امراض میں مبتلاء نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ سیلابی صورتحال کے سنگین ہونے کے بعد محکمہ کی جانب سے مریضوں کو بہتر علاج کی سہولیات فراہم کرنے کیلئے کئی طرح کے اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور اسپتالوں کا جائزہ لیا جارہا ہے کہ ان کی عمارتیں محفوظ ہیں اوران اسپتالوں میں مریضوں کے علاج کیلئے ہرایک سہولیت دستیاب ہے۔ سیکریٹری ہیلتھ نے کہا کہ جموں میں بالخصوص سیلاب نے درجنوں علاقوں میں تباہی مچادی ہے اور ان علاقوں میں لوگوں کی صحت کی جانب خصوصی توجہ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے جس کی طرف محکمہ ہیلتھ نے اپنے توجہ مرکز کی ہے اور جنگی بنیادوں پر اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ کشمیر کے اننت ناگ اور اس کے ملحقہ اضلاع میں سیلاب نے لوگوں کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔ محکمہ صحت ان سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں مریضوں کے علاج ومعالجہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گا۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ محکمہ صحت کی جانب سے جو بھی ہدایات جاری کی جاتی ہیں ان پر من وعن عمل کریں تاکہ انہیں کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں آلودہ پانی لوگوں کو دستیاب ہوتا ہے تاہم لوگوں کو چاہیے کہ وہ پانی اُبال کر پئیں ، کلوروئین کی ٹکیاں پانی کی ٹنکیوں میں ڈالیں اور پھر وہ پانی استعمال کریں۔ اپنے آس پاس کے علاقے کو صاف ، ستھرا رکھنے کی بھرپور کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ نازک موقعہ پر محکمہ ہیلتھ کے ڈاکٹر، پیرامیڈیکل عملہ، نرسیں، ایمبولنس ڈرائیور جس جان فشانی کے ساتھ اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں اس کیلئے وہ خراج تحسین کے مستحق ہیں۔

102

شام تک جہلم میں پانی کی سطح مزید بڑھ جانے کا اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے بچاؤ کارروائیوں کیلئے کمر کس لیا اور مشینری کو کسی بھی صورتحال سے نمٹنے کیلئے تیار رکھا گیا۔ ادھر شمالی کشمیر میں گرچہ جہلم ابھی خطرے کے نشان سے نیچے ہے لیکن جھیل وولر میں پانی کی سطح خطرے کے نشان کو عبور کرگئی، جسکے نتیجے میں بانڈی پورہ اور سوپور کی کئی بستیوں میں بھی سیلاب کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق موسمیاتی ماہرین کے ایک نجی گروپ کشمیر ویدر نے بدھ کی سہ پہر یہ جانکاری فراہم کی کہ سنگم کے مقام پر جہلم کے پانی کی سطح میں مزید چند فٹ اضافے کا امکان ہے۔ اور شام سے رات تک اوپر کا رجحان ممکن ہے۔ کشمیر ویدر کے مطابق سری نگر میں رام منشی باغ کے مقام پر جہلم میں پانی کی سطح پہلے ہی سیلاب کے اعلان کے نشان کو عبور کرچکی ہے۔ پانی کی سطح 3 گھنٹے میں خطرے کے نشان کو عبور کرسکتی ہے۔ جبکہ جہلم میں پانی کی سطح دیر رات یا کل صبح تک بڑھ سکتی ہے۔ عشم سونہ واری کے مقام پر جہلم میں پانی کی سطح بھی رات گئے تک سیلاب کے اعلان کے نشان تک پہنچنے کا امکان ہے۔ محکمہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول کشمیر نے اپنی تازہ جانکاری میں بتایا کہ بدھ کی صبح سے پانی کی سطح میں مسلسل اضافہ ہونے کے بعد سہ پہر 3 بجے دریائے جہلم میں سنگم کے مقام پر پانی کی سطح یا اونچائی 26.94 فٹ تھی ، جو خطرے کے نشان 21 تا 25 فٹ سے زیادہ ہے۔ پانپور میں پانی کی سطح 5.99 میٹر ریکارڈ کی گئی، جو خطرے کے نشان سے اوپر ہے۔ سری نگر میں بدھ کی سہ پہر 5 بجے رام منشی باغ کے مقام پر دریائے جہلم میں پانی کی سطح 20.06 فٹ تھی ، جو سیلابی اعلان کے نشان 21 فٹ سے ابھی نیچے ہے لیکن شام سے رات دیر تک پانی کی سطح خطرے کے نشان کو عبور کرسکتی ہے۔ محکمہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول کشمیر کے مطابق اس دوران عشم سونہ واری کے مقام پر جہلم میں پانی کی سطح 10.06 فٹ تھی جبکہ یہاں خطرے کا نشان 16.5 فٹ رکھا گیا ہے۔ تاہم جھیل وولر میں پورا اُبال آچکا ہے اور یہاں پانی کی سطح بدھ کی سہ پہر تین بجے 1576.54 میٹر تھی ، جو خطرے کے مقررہ نشان 1578.00 میٹر سے کچھ کم ہے۔ محکمہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول کشمیر کے مطابق بدھ کی سہ پہر 5 بجے کھڈونی کولگام کے مقام پر نالہ ویشو میں پانی کی سطح 10.95 میٹر تھی، جو خطرے کے نشان 8.50 میٹر سے کہیں زیادہ ہے۔ جنوبی کشمیر کے دیگر بڑے نالوں بشمول رامبیارہ ، بدکوٹ پہلگام میں لدر اور گاندربل میں سندھ نالے میں بھی بارشوں کے بعد پانی کی سطح میں کافی اضافہ ہوگیا ہے۔ اس دوران حکام نے تازہ موسمی صورتحال کے بارے میں بتایا کہ بدھ کو سہ پہر ساڑھے تین بجے اننت ناگ ضلع کے کئی علاقوں میں بارش، دیگر مقامات پر ابر آلود موسم ہے۔ کولگام ضلع ہلکی سے اعتدال پسند بارش جاری ہے جبکہ ضلع شوپیاں بھی ہلکی بارش ہورہی ہے تاہم پلوامہ ضلع میں ابر آلود موسم تھا۔ وسطی اور شمالی کشمیر میں جزوی دھوپ کے بعد مطلع ابر آلود ہوگیا اور کسی بھی وقت بارش ہونے کا امکان ہے۔ محکمہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول کشمیر نے سنگم کے مقام پر جہلم میں پانی کی سطح میں تیزی سے اضافہ ہونے پر سیلاب کا الرٹ جاری کردیا۔ کمزور مقامات کی نگرانی کیلئے ہنگامی ٹیموں کو الرٹ پر رکھا گیا ہے؛ عوام سے گزارش ہے کہ دریاؤں سے گریز کریں۔ حکام نے بدھ کے روز کہا کہ کشمیر میں صورتحال نازک ہوتی جارہی ہے کیونکہ دریائے جہلم سنگم میں سیلاب کے خطرے کے نشان کو عبور کرگیا ہے، جبکہ رام منشی باغ فی الحال معمول کی سطح پر ہے۔ حکام نے بتایا کہ محکمہ ہائی الرٹ پر ہے اور تمام ٹیموں کو متحرک کردیا گیا ہے۔ کمزور جگہوں پر کڑی نظر رکھی جارہی ہے، اور دیگر احتیاطی تدابیر کے ساتھ ریت کے تھیلے بھی رکھے گئے ہیں۔ محکمہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول کشمیر کے چیف انجینئر ای آر شوکت حسین نے کہا کہ سنگم میں پانی تیزی سے بڑھ رہا ہے، جس میں تقریباً 1.5 فٹ فی گھنٹہ اضافہ ہورہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول کشمیر ہائی الرٹ ہے اور تمام ٹیموں کو متحرک کردیا گیا ہے۔ کمزور مقامات کی نگرانی کی جارہی ہے اور دیگر احتیاطی تدابیر کے ساتھ سینڈ بیگز بھی موجود ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ کولگام کے ویشو نالہ میں ایک معمولی کے علاوہ اب تک کوئی بڑی شگاف نہیں ہوئی ہے جس کا پہلے ہی ازالہ کیا جاچکا ہے۔ اس دوران محکمہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول کشمیر نے فلڈ ڈیوٹی پر موجود تمام افسران کو فوری رپورٹ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ عہدیدار نے کہا کہ تمام ٹیمیں چوکس ہیں، اور صورتحال پر نظر رکھی جارہی ہے۔ محکمہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول کشمیر کے ایک اہلکار نے کہا کہ تمام افسران کو فوری طور پر ڈیوٹیوں پر رپورٹ کرنے کے لیے سیلاب کی ڈیوٹیاں سونپی گئی ہیں۔ عہدیدار کا مزید کہنا تھا کہ تمام ٹیمیں الرٹ ہیں اور صورتحال پر نظر رکھی جارہی ہے۔ حکام نے بتایا کہ محکمہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول کشمیر کا صورتحال پر نظر رکھنے اور بچاؤ اور امدادی کارروائیوں کو انجام دینے کے لیے ہندوستانی فوج اور سول انتظامیہ سمیت دیگر ایجنسیوں کے ساتھ رابطہ کررہا ہے۔ حکام نے بتایا کہ اگرچہ دریائے جہلم اور اس کی معاون ندیاں خطرے کے نشان سے کافی نیچے بہہ رہی ہیں، تاہم منگل کو بارش شروع ہونے کے بعد سے سری نگر سمیت جنوبی اور وسطی کشمیر کے کچھ حصوں میں پانی کی سطح میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ محکمہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول نے کہا کہ پانی کی سطح بڑھ رہی ہے اور مسلسل بارش کی وجہ سے مزید بڑھ سکتی ہے۔ محکمہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول کشمیر نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ تمام متعلقہ حکام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ چوکس رہیں اور ضروری اقدامات کریں۔ عام لوگوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ آبی ذخائر کے قریب نہ جائیں اور احتیاط برتیں۔ سیلاب کی ڈیوٹی تفویض کیے گئے تمام افسران کو فوری طور پر اپنی پوسٹوں پر رپورٹ کرنا چاہیے۔ دریں اثناء جموں خطے کے کئی اضلاع بشمول جموں شہر میں دوران شب مسلسل موسلا دار بارش ہونے کے بعد بدھ کو سیلابی صورتحال پیدا ہوگئی۔ حکام نے بتایا کہ دریائے توی ، راوی ، چناب ، اوجھ اور دیگر ندیوں میں پانی کی سطح بڑھ جانے کے بعد جموں ، اودھم پور، کٹھوعہ ، سانبہ اور دیگر علاقوں سے لوگوں کی نقل مکانی شروع کردی جبکہ کئی سیلاب زدہ علاقوں سے سینکڑوں لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ دریائے توی ، راوی ، چناب ، اوجھ اور دیگر ندیوں میں پانی کی سطح بڑھ جانے کے بعد نزدیکی علاقوں میں الرٹ جاری کیا گیا ہے اور ہنگامی بنیادوں پر بچاؤ ٹیموں کو متحرک کیا گیا، جنہوں نے تقریباً 2000 ہزار لوگوں کو خطرناک علاقوں سے نکال کر محفوظ مقامامات پر منتقل کردیا۔ حکام نے بتایا کہ مزید بارشوں سے متعلق پیش گوئی کے پیش نظر پوری انتظامیہ کو متحرک رکھا گیا ہے تاکہ کسی بھی صورتحال سے بروقت نمٹ کر لوگوں کے جان ومال کی حفاظت کو یقینی بنایا جاسکے۔

103

ترجیح ہے۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ میں عوام سے چوکنا رہنے کی اپیل کرتا ہوں، انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں۔ ہم مل کر اس چیلنج پر قابو پالیں گے۔ سی این آئی کے مطابق جموں وکشمیر میں مسلسل بارش سے پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے آج ایک ہنگامی میٹنگ طلب کی۔ وزیر سکینہ ایتو اور وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی نے انہیں وادی کشمیر کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کیا، جب کہ وزرا جاوید احمد رانا اور ستیش شرما نے جموں صوبے کے حالات کے بارے میں بتایا، جس میں سیلاب، سڑکوں کی رکاوٹیں اور دریا کے کناروں اور لینڈ سلائیڈنگ کے شکار علاقوں کے قریب کمزور رہائش گاہیں شامل ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے انتظامیہ کو ہدایت کی کہ ذہنی ردعمل کو تیز کیا جائے، پانی بھرے علاقوں کو صاف کیا جائے، بجلی، پانی اور صحت کی دیکھ بھال جیسی ضروری خدمات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے، اور مکینوں کو نازک علاقوں سے بروقت نکالنے کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے صوبائی اور ضلعی انتظامیہ کو ہدایت کی کہ وہ ڈیزاسٹر ریسپانس ایجنسیوں، پولیس اور محکمہ صحت کے ساتھ قریبی تال میل میں کام کریں اور کسی بھی ناگہانی صورتحال سے نمٹنے کے لیے تیار رہیں۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی کہ خطرے سے دوچار علاقوں میں راشن، ایندھن، ادویات اور پینے کے پانی کا وافر ذخیرہ دستیاب کرایا جائے، ہنگامی طبی ٹیموں کو اسٹینڈ بائی پر رکھا جائے۔ وزیر اعلیٰ جہلم اور اس کے معاون ندیوں میں پانی کی بڑھتی ہوئی سطح، بجلی اور پانی کی فراہمی کی صورتحال، سڑکوں کے رابطوں کے بارے میں فی گھنٹہ اپ ڈیٹ لے رہے ہیں اور متعلقہ محکموں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ عوام کو کسی بھی صورت حال کے بارے میں پیشگی وارننگ جاری کی جائے اور انتظامیہ کو بروقت مدد اور مدد فراہم کی جائے۔ عوام کے تعاون کی اپیل کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ ایڈوائزری پر عمل کریں، غیر محفوظ علاقوں سے گریز کریں اور ہنگامی صورتحال کی فوری اطلاع دیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ حکومت صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور مشکلات کو کم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ عمر عبداللہ نے کہا" ہمارے شہریوں کی حفاظت اور بہبود ہماری اولین ترجیح ہے۔ میں عوام سے چوکنا رہنے کی اپیل کرتا ہوں، انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں۔ ہم مل کر اس چیلنج پر قابو پالیں گے"۔ وزیر اعلیٰ نے حکام کو باقاعدہ اپ ڈیٹ فراہم کرنے کی ہدایت کی اور اس بات کی تصدیق کی کہ متاثرہ خاندانوں کی راحت اور حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کیے جارہے ہیں۔

104

۔انہوں نے کہا کہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول ٹیموں نے ہنگامی حالات کو پہلے سے رکھا ہوا ہے اور بون اور جوائنٹ اسپتال جیسے خطرناک جگہوں پر ریت کے تھیلے رکھے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی کشمیر کے نشیبی علاقوں میں ضلعی ٹیمیں چوبیس گھنٹے کام کررہی ہیں اور کچھ خاندانوں کو پہلے ہی منتقل کیا جاچکا ہے۔ صوبائی کمشنر نے عوام سے بھی محتاط رہنے، مشورے پر عمل کرنے اور آبی ذخائر سے دور رہنے کی تاکید کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ کولگام میں ٹیمیں کل سے سرگرم ہیں جبکہ تقریباً 2500 مکینوں کو امدادی پناہ گاہوں میں منتقل کیا گیا ہے اور دیگر کو رشتہ داروں کے گھروں میں منتقل کیا گیا ہے۔

105

یہاں سیلابی پانی کی لپیٹ میں آگئے۔ شالی گنگا کے کنارے واقع علاقوں، بالخصوص ڈینگر پورہ، واتھورہ اور پانزن میں پانی گھروں کے اندر داخل ہوگیا جس سے رہائشی مکانات اور املاک کو نقصان پہنچا۔ متعدد خاندانوں کو اپنا سامان محفوظ مقامات پر منتقل کرنا پڑا جبکہ کچھ کو عارضی طور پر گھروں سے نکلنے پر مجبور ہونا پڑا۔ مقامی لوگوں کے مطابق پانی کی سطح اچانک بلند ہوئی جس سے سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا۔ ایک ماحولیاتی کارکن ڈاکٹر راجہ مظفر نے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد کہا کہ شالی گنگا میں غیر قابو شدہ مائننگ نے سیلاب کے خطرات کو بڑھا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریت، بجری اور پتھروں کی بے تحاشا نکاسی نے دریا کے قدرتی بہاؤ کو متاثر کیا ہے اور پشتوں کو کمزور کردیا ہے، جس پر فوری کارروائی کی ضرورت ہے۔" علاقے کے کئی باسیوں نے انتظامیہ پر طویل مدتی فلڈ کنٹرول منصوبہ بندی نہ ہونے پر ناراضگی ظاہر کی۔ واتھورہ کے غلام رسول نے کہا: ""ہم نے کئی ماہ پہلے غیر قانونی کھدائی کا مسئلہ اٹھایا تھا لیکن کسی نے توجہ نہیں دی۔"" متاثرین نے حکومت سے نقصانات کا ازالہ اور دریائی کناروں پر غیر قانونی کھدائی پر سخت پابندی لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریت، بجری اور پتھروں کی بے تحاشا نکاسی نے دریا کے قدرتی بہاؤ کو متاثر کیا ہے اور پشتوں کو کمزور کردیا ہے، جس پر فوری کارروائی کی ضرورت ہے۔" علاقے کے کئی باسیوں نے انتظامیہ پر طویل مدتی فلڈ کنٹرول منصوبہ بندی نہ ہونے پر ناراضگی ظاہر کی۔ واتھورہ کے غلام رسول نے کہا: ""ہم نے کئی ماہ پہلے غیر قانونی کھدائی کا مسئلہ اٹھایا تھا لیکن کسی نے توجہ نہیں دی۔"" متاثرین نے حکومت سے نقصانات کا ازالہ اور دریائی کناروں پر غیر قانونی کھدائی پر سخت پابندی لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔

106

جاری کیا جس میں انہوں نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کے دکھ دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے۔ ان کے مطابق، "مودی جی، حکومت کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کی حفاظت کرے۔ آپ جلد از جلد ایک خصوصی ریلیف پیکیج کا اعلان کریں اور متاثرہ عوام کی مدد کریں۔" سیلاب کے سبب پنجاب میں بڑے پیمانے پر دھان اور سبزیوں کی کھڑی فصلیں برباد ہوگئی ہیں۔ کئی دیہات زیر آب آچکے ہیں اور ہزاروں لوگ اپنے گھروں سے بے دخل ہوکر محفوظ مقامات پر پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ سڑکیں، پل اور دیگر بنیادی ڈھانچہ بھی بری طرح متاثر ہوا ہے۔ جموں وکشمیر میں مسلسل بارش اور لینڈ سلائیڈنگ نے آمدورفت کو بری طرح متاثر کردیا ہے۔ کئی علاقوں میں سڑک رابطے ٹوٹ گئے ہیں جبکہ ندی کنارے بسے دیہات میں خطرہ بڑھ گیا ہے۔ مقامی انتظامیہ راحت کاری میں مصروف ہے لیکن متاثرین کی تعداد بڑھنے کے باعث مشکلات میں اضافہ ہوا ہے۔ ہماچل پردیش میں بادل پھٹنے اور مٹی کے تودے گرنے سے متعدد سڑکیں بند ہوگئی ہیں۔ پل ٹوٹ جانے سے آمدورفت کا نظام درہم برہم ہے اور سیاحتی مقامات پر بھی لوگ مشکلات میں پھنسے ہیں۔ اسی طرح اتراکھنڈ میں گنگا اور دیگر ندیوں کا پانی خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہا ہے، جس کے سبب دیہات اور کئی مذہبی مقامات میں بھی پانی بھر گیا ہے۔ یہاں بھی لینڈ سلائیڈنگ اور بارش سے بڑے پیمانے پر نقصان ہوا ہے۔ ماہرین کے مطابق، ان ریاستوں میں فصلوں اور بنیادی ڈھانچے کا نقصان اربوں روپے کا ہے اور فوری ریلیف اقدامات نہ ہونے پر صورت حال مزید سنگین ہوسکتی ہے۔ اسی پس منظر میں راہل گاندھی نے مرکزی حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ متاثرہ خاندانوں، خاص طور پر کسانوں کو جلد از جلد مالی اور عملی مدد فراہم کرے۔

107

مطابق شہر سرینگر کے مختلف علاقوں میں سیلابی صورتحال کا جائزہ لینے کے حاشیے پر ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کے ساتھ گفتگو کے دوران نیشنل کانفرنس کے سینئر لیڈر حضرتبل حلقے کے ممبر اسمبلی نے حضرتبل کے تیل بل اور دوسرے علاقوں میں سیلابی پانی سے ہوئی تباہی پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ فی الوقت لوگوں کو راحت کی ضرورت ہے جس کیلئے انتظامیہ متحرک ہے۔ انہوں نے تیل بل اور اس کے ملحقہ علاقوں میں سیلابی پانی رہائشی مکانوں میں گھس جانے ، کسانوں کی فصلیں تباہ ہونے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ناگہانی آفتوں نے ایک دفعہ پھر جموں وکشمیر کو معاشی اور اقتصادی طور پر بدحال کرکے رکھ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2014 کے تباہ کن سیلاب سے ہم کچھ نہیں سیکھ پائے۔ جھیلوں ، دریاؤں کی ڈریجنگ ، باندھوں کو مضبوط بنانے ، ندی نالوں کی اراضی کو چھڑانے ، فلڈ چینلوں کو کشادہ کرنے کی ضمن میں سنجیدگی کے ساتھ اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ انہوں نے محکمہ موسمیات کی جانب سے ناسازگار موسم ، موسلادھار بارش ، بادل پھٹنے ، سیلابی صورتحال پیش آنے کی جانکاری دینے کے بعد اداروں کی جانب سے مناسب اقدامات نہ اٹھانے پر حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تال میل کی کمی اداروں میں صاف دکھائی دے رہی ہیں اور پچھلے 10 برسوں سے ڈرینج سسٹم کو تعمیر کرنے سے پانی کے نکاس کو یقینی بنانے کیلئے متعلقہ اداروں اور سرینگر میونسپل کارپوریشن کی جانب سے مناسب اقدامات نہیں اٹھائے گئے اوران کی بے ضابطگیوں ، بدعنوانوں کی سزا عام لوگوں کو بھگتنی پڑ رہی ہے۔ انہوں نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے لوگوں کو یقین دلایا کہ سرکار ان کی ہر ممکن مدد کرے گی اور صورتحال میں بہتری آنے کے بعد نقصان کا تخمینہ لگایا جائے گا اور متاثرہ کنبوں کو بھرپور معاوضہ فراہم کیا جائے گا۔

108

خطرہ مزید بڑھ گیا ہے۔ جموں خطے کی مجموعی صورتحال تشویشناک قرار دی جارہی ہے کیونکہ بیشتر دریا خطرے کے نشان کے قریب یا اس سے اوپر بہہ رہے ہیں۔ اس دوران سیلاب میں پھنسے 44 شہریوں کو، بی ایس ایف نے اکھنور جموں میں ہیلی کاپٹر کے ذریعے نکال کر محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔ معلوم ہوا کہ جموں کے اکھنور علاقے میں دریائے چناب کی طغیانی کے دوران فتوکوٹلی گاؤں میں پھنسے 44 افراد کو بارڈر سکیورٹی فورس (بی ایس ایف) نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے بحفاظت نکال لیا۔ بی ایس ایف کے ترجمان کے مطابق شدید بارشوں کی وجہ سے دریا میں طغیانی کے باعث فتوکوٹلی، تحصیل اکھنور کے گرکھل علاقے میں متعدد افراد پھنس گئے تھے۔ ترجمان نے بتایا کہ "مشکل حالات کے باوجود بی ایس ایف نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے 44 شہریوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے محفوظ مقام پر منتقل کیا۔ یہ آپریشن متاثرہ خاندانوں کے لیے بڑی راحت ثابت ہوا اور ایک بڑے جانی نقصان کو ٹالا گیا۔ بی ایس ایف نے مزید کہا کہ سرحدی حفاظت کے ساتھ ساتھ شہریوں کی جان و مال کا تحفظ بھی ان کی اولین ترجیح ہے۔ فورس نے یقین دہانی کرائی کہ وہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں عوام کی مدد کے لیے تیار ہے۔ یہ کارروائی ایسے وقت میں انجام دی گئی ہوئی جب اکھنور میں دریائے چناب کا پانی خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہا ہے، جس کے نتیجے میں گرکھل اور پرگوال کے کئی علاقے زیر آب آگئے ہیں اور ہزاروں افراد متاثر ہوئے ہیں۔ متعدد گاؤں کا سڑک رابطہ منقطع ہے جبکہ بادل پھٹنے کے باعث پاحوالہ نالے میں اچانک آنے والے سیلاب نے صورتحال کو مزید سنگین بنادیا ہے۔

109

مقام پر منتقل کرنے کیلئے روانہ کیا گیا۔ اس دوران حکام نے بتایا کہ جموں میں شدید بارش کی وجہ سے ایک پرانا مکان منہدم ہونے کے بعد پھنسے 3 افراد کو بدھ کے روز بچالیا گیا۔ جے کے این ایس کے مطابق حکام نے بتایا کہ بدھ کی صبح راجوری ضلع کے سندربنی کے کنگری گاؤں میں بارش کی وجہ سے ایک مکان منہدم ہونے سے ماں بیٹی کی موت ہوگئی۔ جاں بحق افراد کی لاشیں ملبے سے نکال کر پوسٹ مارٹم کے لیے اسپتال منتقل کردی گئیں۔ حکام نے بتایا کہ علاقے میں مسلسل بارش کی وجہ سے دیوار گر گئی جس سے دونوں ملبے تلے دب گئے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی ریسکیو ٹیمیں پولیس کے ہمراہ موقع پر پہنچ گئیں اور لاشوں کو نکال لیا۔ مرنے والوں کی شناخت رتن لال کی بیوی سیتا دیوی اور اس کی بیٹی سونیا رتن لال کے طور پر ہوئی ہے، جو سندربنی کے ٹانڈہ کنگری کے رہنے والے ہیں۔ دریں اثنا، حکام نے رہائشیوں سے احتیاط برتنے کی تاکید کی ہے کیونکہ مسلسل بارش نے علاقے میں تعمیرات کو نقصان پہنچنے کا خطرہ بڑھا دیا ہے۔ اس دوران اکھنور کے گرکھل گاؤں میں کم از کم 40 افراد دریائے چناب کے بہہ جانے کی وجہ سے پھنس گئے جو بدھ کی صبح 42 فٹ کے انخلاء کی سطح سے چار فٹ اوپر بہہ رہا تھا، حکام نے بتایا کہ ریاستی ڈیزاسٹر رسپانس فورس (ایس ڈی آر ایف) اور پولیس کی ٹیموں کو گاؤں میں محفوظ مقام پر منتقل کرنے کے لیے روانہ کیا گیا ہے۔ حکام نے بتایا کہ صبح 8 بجے جموں کے توی میں پانی کی سطح 15 فٹ ریکارڈ کی گئی جو کہ ایک فٹ بہاؤ خطرے کا نشان ہے۔ انہوں نے بتایا کہ شہر کے بھگوتی نگر کے قریب چوتھے توی پل کو احتیاطی اقدام کے طور پر منگل کی دیر رات گاڑیوں کی آمدورفت کے لیے بند کردیا گیا تھا۔ 26 اگست کی ریکارڈ بارش میں پل کو نقصان پہنچا تھا اور فوج نے 29 اگست کو بیلی برج تعمیر کرکے رابطہ بحال کیا تھا۔ محکمہ موسمیات کے ترجمان نے کہا کہ کچھ خطرناک مقامات پر بادل پھٹنے، سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ اور پانی جمع ہونے کا امکان ہے۔ دریں اثناء حکام نے بتایا کہ جموں میں شدید بارش کی وجہ سے ایک پرانا مکان منہدم ہونے کے بعد پھنسے 3 افراد کو بدھ کے روز بچالیا گیا۔ یہ واقعہ پکا ڈنگہ کے علاقے کالی جھانی محلہ میں پیش آیا۔ انہوں نے بتایا کہ پولیس اور مقامی باشندوں نے فوری طور پر ریسکیو آپریشن شروع کیا اور پھنسے ہوئے افراد کو باہر نکالا۔ کارروائیوں کی نگرانی کرنے والے مقامی ممبر اسمبلی یودھویر سیٹھی نے ڈپٹی کمشنر سے کہا کہ وہ علاقے میں پرانے اور غیر محفوظ مکانات کو ختم کردیں کیونکہ یہ مقامی لوگوں کے لیے خطرہ ہیں۔ ایک اور واقعہ میں پرانے شہر کے علاقہ میں ایک عمارت منہدم ہوگئی۔ حکام کے مطابق اس واقعے میں کسی جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔

110

لوٹ خدمت کریں، متحد رہیں اور ایک دوسرے کا ساتھ دیں"۔ انہوں نے مزید کہا کہ محلہ اور مسجد کمیٹیوں کو کمیونٹیز کی رہنمائی کرنی چاہیے، جبکہ پولیس اور انتظامیہ مدد کے لیے موجود ہیں۔ اللہ کی رحمت سے ہم اس مشکل وقت پر قابو پالیں گے"۔

111

چل رہی ہیں۔ حکام نے مزید کہا کہ اب تک 5784 پھنسے ہوئے مسافروں کو جموں سے 7 خصوصی ٹرینوں میں ان کے آگے کے سفر کے لیے پہنچایا گیا ہے۔ جزوی طور پر دوبارہ شروع ہونے کے باوجود، نقصان کے پیمانے کے پیش نظر ریل کی کارروائیوں میں معمول پر آنے میں ہفتے لگ سکتے ہیں۔ 30 ستمبر تک 68 ٹرینوں کی منسوخی جموں ڈویژن کے شدید موسمی واقعات کے لیے مسلسل خطرے کی عکاسی کرتی ہے۔

112

جموں سمیت کئی اضلاع میں سیلاب کا منڈلاتا خطرہ کسی بھی افواہ پر دھیان نہ دیں اور سڑک کی حالت سے متعلق صرف سرکاری مشورے پر عمل کریں۔ حکام نے بتایا کہ سری نگر جموں قومی شاہراہ کے علاوہ مغل روڈ، سری نگر سونامرگ گاندربل (ایس ایس جی) روڈ اور سنتھن روڈ سمیت کئی اہم پہاڑی سڑکوں کو متعدد مقامات پر لینڈ سلائیڈنگ، مٹی کے تودے اور پتھر گرآنے کے واقعات کے بعد گاڑیوں کی آمدورفت کیلئے بند کردیا گیا ہے۔ ادھر گاندربل ضلع میں زوجیلا روڈ کے قریب تازہ لینڈ سلائیڈنگ کے بعد زوجیلا سڑک بند ہوگئی ہے۔ حکام نے بتایا کہ مسلسل بارشوں نے ضلع گاندربل میں زوجیلا پاس پر بجری نالہ پر تازہ لینڈ سلائیڈنگ شروع کردی ہے جس کی وجہ سے اسٹریٹجک زوجیلا سڑک بند ہوگئی ہے لینڈ سلائیڈنگ نے اس راستے پر ٹریفک کی نقل وحرکت میں

PUBLIC NOTICE

I Anzar Ahmad Lohar have applied for DOB certificate of My Daughter Farha Anzar Lone whose DOB as Hospital Record is 10 -03-2022 .In this regard if any body has any objection he/she may file the same in the office of Block Development officer Sogam within the period of 07 days from the publication of this notice. After that no objection shall be entertained.
R/o Diver lolab

Office of the Naib Tehsildar Pattan

Sub. Issuance of registration order in respect of delayed birth

Public Notice

The registrar birth EO MC pattan has submitted a case file pertaining to birth of TalibLatif Khan s/o Mohammad Latif Khan R/o Krishma Tehsil kunzer with verified date ofbirth 21/05/2020 occurred at SDH pattan in this connection if any body having objectionfor issuance of said certificate he may contact to this office within 04 days after that noobjection shall be entertained
SD
Naib Tehsildar Pattan

office of the Naib Tehsildar Pattan

Sub. Issuance of registration order in respect of delayed birth

Public Notice

The registrar birth EO MC pattan has submitted a case file pertaining to birth of AhsanHassan Bhat s/o Ghulam Hassan Bhat Bhat R/o Sangrama with verified date of birth23/05/2020 occurred at SDH pattan in this connection if any body having objection forissuance of said certificate he may contact to this office within 04 days after that noobjection shall be entertained.
SD
Naib Tehsildar Pattan

Government of Jammu & Kashmir UT
OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER PW(R&B) DIVISION CHRARI-SHARIEF

NOTICE INVITING E-TENDER

Single cover system

E-NIT No.24/RNB/CHRAR of 2025-26 Dated: 02/09/2025

For and on behalf of the Lt. Governor, UT J&K, e-tenders (In single cover system) areinvited on Percentage basis from approved and eligible Contractors registered with J&K Govt.,CPWD, Railwaysandother State/CentralGovernmentsforthefollowing works: -

S No.	Name of Work	Adv. Cost (Rs. In Lacs) Incl. GST	Cost of T/Doc. (InRupees)	Earnest Money (InRupees)	Time of completion	M.H OF Account	Class Of Contactor
1	Repairs &Renivation of ZPEO office Building Charisharief & Bathrooms at Charisharief	9.70	600	19400/-	45 Days	Capex Budget 2025-26	CEE/ DEE

PositionofAAA: - Accorded
Position of TS: - Sanctioned
Positionof funds: - Committed/Available
Project Authority: Conservator of Forests Srinagar

1. TheBiddingdocumentsconsistingofqualifyinginformation,eligibilitycriteria,specifications,Drawings,billofquantities(B.O.Q), Setoftermsandconditionsofcontract and other details can be seen/downloaded from the departmental website www.jktenders.gov.inasperscheduleofdatesgivenbelow:-

1	Date of Issue of Tender Notice	02/09/2025
2	Period of downloading of bidding documents	02/09/2025
3	Bid submission Start Date	02/09/2025
4	Bid Submission End Date	11/09/20254.00 PM.
5	Date & time of opening of Technical Bids	12/0/2025 at 11.30AM in the office of Executive Engineer R&B Division Chrarisharief

Note: -The Bidders are advised to read all conditions laid down in the NIT carefully before uploading softcopy.
Any short fall found in the soft copy will render the Bid rejected.
As per Circular issued by the Government of Jammu and Kashmir Civil Secteriat Finance department vide No.OM No.A/24(2017)-651 dtd.07-06-2018 which reads as under: -
a) Furnishing of Hard Copies of bids immediately after submission of e-tenders is dispensed with. The same should be obtained only from the Bidder who's declared 1st Lowest (L-1) after opening of financial bids.
b) The Cost of tender document should be collected by introducing Treasury Challan (Receipt).
2. Bids must be accompanied with cost of Tender document in shape of Treasury Challan (deposited in MH: 0059) in favour of Executive Engineer R&B Division Charisharief (Tender Inviting Authority) and Earnest money / Bid security in shape of CDR/FDR/BGpledged to Executive Engineer R&B Division Charisharief (Tender Receiving Authority). The Bank Guarantee should be valid for 45 days beyond bid validity.
No.:2384-93 Dated: 02 /09/2025

Sd/-ExecutiveEngineer
PW(R&B)Division Chrarisharief

DIPK No: 5864/25

انسانی گردے ''چھاپنے'' والی جدید تھری ڈی پرنٹنگ ٹیکنالوجی

تھری ڈی بایوپرنٹنگ اور اسٹیم سیلز کے ملاپ سے، مریض کے اپنے خلیے استعمال کرتے ہوئے، زندہ انسانی گردہ تیار کیا جاسکتا ہے

بوسٹن: ہارورڈ یونیورسٹی نے تھری ڈی پرنٹنگ سے انسانی گردے ''چھاپنے'' والی جدید ٹیکنالوجی ایک مقامی کمپنی کو لائسنس پر دے دی ہے تاکہ وہ اسے تجارتی پیمانے تک پہنچا سکے۔2019 میں وضع کی گئی اس ٹیکنالوجی میں تھری ڈی پرنٹر سے انسانی گردے ساخت تیار کرتے دوران اس میں خلیاتِ ساق (اسٹیم سیلز) بھی شامل کردیے جاتے ہیں۔اس طرح ایک ایسا مصنوعی لیکن زندہ انسانی گردہ تیار ہوجاتا ہے جو مریض کے اپنے جسمانی خلیوں سے بنا ہوتا ہے۔اسے بہ آسانی خراب گردے کی جگہ لگا کر مریض کو ڈائیلیسس کے تکلیف دہ عمل سے نجات دلائی جاسکتی ہے۔واضح رہے کہ تھری ڈی پرنٹر سے زندہ خلیوں والی کسی بھی چیز کی تیاری کو ''تھری ڈی بایوپرنٹنگ'' کہا جاتا ہے جو بہت پیچیدہ اور مشکل کام ہے۔ہارورڈ میڈیکل اسکول، بوسٹن کی پروفیسر ڈاکٹر جینیفر لیوس اور ان کے ساتھیوں نے انسانی گردے کی جیتی جاگتی نقل تیار کرنے کیلیے یہ ٹیکنالوجی 2019 میں وضع کرلی تھی۔اس میں تھری ڈی بایوپرنٹنگ کی روایتی خامیاں دور کرتے ہوئے، تجرباتی طور پر ایسے چھوٹے مصنوعی گردے تیار کیے گئے جن میں خون کی ویسی ہی فعال نالیاں موجود تھیں کہ جیسی قدرتی گردے میں ہوتی ہیں۔تازہ ترین پیش رفت میں یہی ٹیکنالوجی ''ٹرسٹل بایوتھراپیوٹکس'' نامی کمپنی کو لائسنس پر فراہم کی گئی ہے تاکہ وہ اسے مزید ترقی دے کر اس قابل بنائے کہ تھری ڈی بایوپرنٹنگ سے پوری جسامت والے مصنوعی لیکن زندہ انسانی گردے تیار کیے جاسکیں۔امریکا کی ''نیشنل کڈنی فاؤنڈیشن'' کے مطابق، اس وقت دنیا بھر میں اندازاً دو کروڑ افراد گردوں کی کسی نہ کسی سنگین بیماری کا شکار ہیں اور انہیں ڈائیلیسس کی ضرورت ہے۔تاہم ان میں سے صرف دس فیصد، یعنی 20 لاکھ افراد ہی کو ڈائیلیسس کی سہولت میسر ہے۔ڈائیلیسس میں مشینوں کے ذریعے خون سے فاسد مادّے صاف کیے جاتے ہیں لیکن یہ عمل بہت تکلیف دہ بھی ہوتا ہے جس سے مریض کو بار بار گزرنا پڑتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ڈائیلیسس کروانے والے مریضوں کی اکثریت صرف چند سال مزید ہی زندہ رہ پاتی ہے۔فی الحال گردوں کی ناقابلِ علاج بیماریوں سے چھٹکارا پانے کا واحد راستہ گردے کی تبدیلی یعنی کسی دوسرے کے دیئے ہوئے گردے کی پیوند کاری ہے۔لیکن اس میں بھی گردے کا عطیہ دستیاب ہونے اور ٹشو میچنگ سے لے کر ساری زندگی دوائیں کھانے تک، کئی طرح کے مسائل ہیں۔اس کے برعکس، اگر کسی شخص کو اس کے اپنے خلیوں سے بنا ہوا گردہ بطور عطیہ لگایا جائے تو ایسے کئی مسائل حل ہوجائیں گے۔تھری ڈی بایوپرنٹنگ اور خلیاتِ ساق (cellsstem) کے ملاپ سے وضع کی گئی یہ جدید ٹیکنالوجی بھی اسی جانب ایک قدم ہے۔آنے والے برسوں میں اس ٹیکنالوجی نے اگر ہماری توقعات کے مطابق ترقی کرلی اور یہ پوری جسامت والے انسانی گردے ''چھاپنے'' کے قابل ہوگئی تو یہ دنیا میں گردوں کے لاکھوں مریضوں کیلیے زندگی کی ایک نئی امید سے کم نہیں ہوگی۔ MNN

جراثیم کش، کھانے اور گھل جانے والا پلاسٹک تیار

برازیل کی ڈاکٹر مارسیا ریگینا ڈی مورا نے جیلاٹن پالیمر میں نینو کلے ملا کر ماحول دوست، از خود ختم ہونے والا اور جراثیم کش پلاسٹک بنایا ہے جو پیکنگ اور تھیلیوں میں استعمال ہوسکتا ہے

ساؤپالو: اس وقت پلاسٹک پوری دنیا کے لیے ایک خوفناک مسئلہ بنایا ہوا ہے۔ اس تناظر میں برازیلی سائنسدانوں نے بیکٹیریا کش، ازخود تلف ہونے بلکہ کھانے کے قابل پلاسٹک تیار کیا ہے۔برازیل کی ساؤپالو یونیورسٹی سے وابستہ پروفیسر مارسیا ریگینا ڈی مورا نے حیاتیاتی پالیمر سے یہ سبز پلاسٹک بنایا ہے جسے 'بایو پلاسٹک' بھی کہا جاسکتا ہے۔ ان کی ٹیم نے پہلے سے ہی بنائے جانے والے مویشیوں کے جیلاٹن پرمبنی پلاسٹک لیا جسے ٹائپ بی بووائن جیلاٹن بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بے رنگ، بے بو اور بے ذائقہ پاؤڈر کی شکل میں بھی ملتا ہے۔ لیکن اس میں مضبوطی اور لچک ویسی نہیں ہوتی جو روایتی پیٹرولیئم پلاسٹک میں ملتی ہے۔ ڈاکٹر مارسیا نے اس کے لیے ایک خاص قسم کا گارا یعنی نینو کلے ملایا گیا جس میں سوڈیئم +Na بھی شامل کیا گیا۔اس طرح پلاسٹک میں لچک اور مضبوطی بڑھی جس کی ٹینسائل اسٹرینتھ 70 میگاپاسکل تک جاپہنچی۔لیکن اس میں سیاہ مرچ سے اخذ کردہ نینوایملشن بھی شامل کیا گیا تھا جس کے بعد اب پلاسٹک میں بو آگئی اور ذائقہ بھی پیدا ہوگیا۔اس مرکب سے پلاسٹک کو ذخیرہ کرنے کی مدت بڑھ گئی۔لیکن آخر میں معلوم ہوا کہ یہ پلاسٹک اینٹی آکسیڈنٹ اور اینٹی مائیکروبئیل خواص بھی رکھتا ہے۔ڈاکٹر مارسیا بہت پر امید ہے کہ یہ کم خرچ اور ماحول دوست پلاسٹک کم از کم تھیلیوں اور پیکنگ میں استعمال ہوسکتا ہے۔ اس طرح یہ روایتی پلاسٹک کے مقابلے میں بہت مؤثر ثابت ہوسکتا ہے۔اسی تحقیقی گروہ نے کچھ تبدیلی کے بعد کھایا جانے والا حیاتیاتی پلاسٹک بھی تیار کیا ہے اس کے علاوہ بیکٹیریا دور رکھنے والے زخم پٹیاں بھی تیار کی ہیں MNN

گہرے سمندر سے ست رنگی مچھلی کی نئی قسم دریافت

مالدیپ کے پانیوں میں پائی جانے والی یہ قوس قزح کے رنگوں سے مزین یہ مچھلی خود سائنس کے لیے بھی نئی دریافت ہیمالدیپ: مالدیپ کے پانیوں کی گہرائی میں موجود ایک مقام 'ٹوائلائٹ زون' میں ایک بالکل نئی اور خوبصورت رنگوں سے بنی مچھلی دریافت ہوئی ہے۔یہ عموماً سطح سے 40 تا 70 میٹر گہرائی میں رہتی ہے اور اسے مالدیپ کی زبان میں 'فنی فیما' یعنی 'گلاب کا گلابی' کا نام دیا گیا ہے کیونکہ اس پر گلابی رنگت والے کئی شیڈ ہیں جو دیگر رنگوں میں مل کر دھنک کا تاثر دیتے ہیں۔ اس کا سائنسی نام Cirrhilabrus finifenmaa ہے۔اس کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اسے مالدیپ کے سائنسداں ڈاکٹر احمد نجیب نے دریافت کیا ہے جس کا احوال زوکیز نامی جرنل میں شائع ہوا ہے۔ مالدیپ کے بحری حیاتیاتی مرکز ڈاکٹر احمد نے کہا کہ ہمارے ملک میں اکثر غیر ملکی افراد ہی تحقیق کرتے ہیں لیکن اب یہ اسی ملک کے ماہر کی دریافت قرار پائی ہے۔یہ مچھلی نوے کی دہائی میں نظر آئی تھی لیکن اس کی شناخت نہیں ہوپارہی تھی۔ پہلے سائنسداں سمجھے کہ یہ اس سے ملتی جلتی دوسری نوع Cirrhilabrus rubrisquamis یعنی ریڈ ویلوٹ (سرخ مخملی) ریس فش ہے۔ ریسس نسل کی مچھلیوں کا رنگ شوخ ہوتا ہے جو بچپن سے جوانی تک رنگ بدلتی رہتی ہے اور یہ مالدیپ کے ساحل سے 1000 کلومیٹر دور دیکھی گئی تھی۔ اس طرح ان دونوں مچھلیوں کے بچے یکساں ہوتے ہیں لیکن جب وہ بڑے ہوجاتے ہیں تب جا کر ان کی الگ الگ شناخت ممکن ہوسکتی ہے۔چند ماہ قبل ایک زیرآب روبوٹ ڈورن سے بالغ مچھلی کو دیکھا گیا اس پر غور کیا گیا تو وہ Cirrhilabrus rubrisquamis سے قدرے مختلف تھی۔اس نئی مچھلی کے نر میں شوخ کاسنی، آڑو رنگت، گلابی، نارنجی اور گہرے جامنی رنگ کے کئی شیڈ دیکھے جاسکتے ہیں۔اگرچہ یہ ایک نئی دریافت ہے لیکن اسے پالتو مچھلیوں کی صنعت سے شدید خطرات لاحق ہے۔اپنے خوبصورت رنگوں کی وجہ سے یہ مچھلی بہت بڑی تعداد میں پکڑی اور فروخت کی جاتی ہے۔ دوسری جانب یہ مرجانی چٹانوں کے پورے نظام کو تندرست بنانے میں بہت اہمیت رکھتی ہے_MNN

سانس لیتے تکیے کو گلے لگانے سے ڈپریشن میں کمی

پھیپھڑوں کی طرح سانس لینے والا نرم برقی تکیہ انسانوں میں تناؤ اور بے چینی کم کرسکتا ہے

جرمنی: ڈپریشن، گھبراہٹ اور بے چینی ہماری روزمرہ زندگی کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ ادویہ کے ساتھ اب سائنسدانوں نے انسانی احساس والا تکیہ بنایا ہے جو مصنوعی طور پر سانس لیتا ہے اور اسے دھڑے سے لگانے پر عجیب سکون کا احساس ملتا ہے۔اسے آپ گلے ملنے والا تکیہ کہہ سکتے ہیں جس میں خاص پمپ، سرکٹ اور موٹریں لگی ہیں۔ان کی بدولت اندر کی ساخت پھیلتی اور سکڑتی ہے جس کا احساس تکیہ رکھنے والا دھڑ اور سینے پر محسوس کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ریاضیاتی طور پر تیار یہ تکیہ خود آپ کو سانس کی مشق اور مراقبے میں مدد دیتا ہے۔ اس سے قبل اسی طرح آغوش میں لیے جانے والے روبوٹ اور مشینی جاندار بنائے جاتے رہے ہیں۔ اس تکیے کا مقصد بھی کسی دوا کے بغیر اکتاہٹ اور بے چینی کم کرنا ہے۔اسی لیے جرمنی کی سارلینڈ یونیورسٹی کے ایلیس ہائنز نے اسے سائنسی اصولوں پر تیار کیا ہے۔نمونے کے طور پر بنائے جانے والا تکیہ عین انسانی پھیپھڑے کی طرح کام کرتا ہے۔اگلے مرحلے میں اسے 129 رضاکاروں پر آزمایا گیا جو کسی نہ کسی درجے کی اینزائٹی کے شکار تھے۔ان میں سے بعض افراد کو کچھ دیر تکیے کو آغوش میں لینے پر کہا، ان سے سوالنامے بھروائے گئے اور پھر ایک ریاضیاتی ٹیسٹ بھی لیا گیا۔45 افراد سے کہا گیا کہ وہ صرف 8 منٹ تک تکیے کو سینے سے لگائے اور اسے محسوس کریں۔ دوسری جانب 40 افراد کو آواز کے ذریعے رہنما مراقبہ کرایا گیا جبکہ 44 افراد نے کچھ نہیں کیا۔ تجربات سے پہلے اور بعد میں سوالنامے سے ان افراد میں بے چینی کی سطح کو ناپا گیا۔جن افراد نے تکیے کو گلے لگایا اور مراقبہ کیا تھا، ان دونوں گروہوں نے بے چینی میں کچھ کمی کا اعتراف تو کیا لیکن جن 44 افراد کو کوئی مدد نہ دی گئی انہوں نے تو درحقیقت بے چینی میں اضافے کا اعتراف کیا۔اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ تکیہ تھراپی عین مراقبے کی طرح ہی مؤثر اور پراثر ہے۔سانس لیتے اس تکیے کی کل لمبائی 36 سینٹی میٹر ہے۔ MNN

کیا سادہ بلڈ ٹیسٹ سے دل کی بیماری اور ذیابیطس کی پیش گوئی ممکن ہے؟

تحقیق کے دوران خون میں چکنائیوں کی زیادہ مقدار کا ذیابیطس اور دل کی بیماری سے گہرا تعلق دیکھا گیا ہے

برلن: سویڈش اور جرمن ماہرین نے دریافت کیا ہے کہ خون میں چکنائی کی مقدار معلوم کرکے ٹائپ 2 ذیابیطس اور دل کی بیماری کے امکان کا پیشگی پتا لگایا جاسکتا ہے۔یہ بات انہوں نے سویڈن میں 1991 سے 2015 تک جاری رہنے والے ایک طویل تحقیقی مطالعے میں جمع کیے گئے اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے کے بعد دریافت کی ہے۔ تحقیق کی غرض سے اس مطالعے میں شریک 4,067 افراد کی طبی معلومات الگ کی گئیں جن کے خون میں 184 اقسام کی چکنائیوں کا تجزیہ ایک کیمیائی طیف پیما (ماس اسپیکٹرومیٹر) سے کیا گیا تھا۔یہ تمام افراد موٹاپے میں مبتلا ہونے کے علاوہ 44 سے 68 سال کے تھے۔ البتہ، مطالعہ شروع ہونے پر ان میں سے کسی کو ذیابیطس یا دل کی بیماری بھی نہیں تھی۔آئندہ برسوں کے دوران بھی وقفے وقفے سے ان لوگوں کا تفصیلی طبی معائنہ کرکے معلومات میں اضافہ کیا جاتا رہا۔اسی دوران مصنوعی ذہانت (اے آئی) استعمال کرتے ہوئے ایک خاص سافٹ ویئر بھی تیار کیا گیا جس کا مقصد خون میں چکنائیوں کی تناسبی مقدار کی بنیاد پر ذیابیطس اور دل کی بیماری کا پیشگی سراغ لگانا تھا۔اس سافٹ ویئر کی مدد سے ان معلومات کے تجزیے سے یہ بات سامنے آئی کہ جن افراد کے خون میں مختلف چکنائیوں کا مجموعی تناسب، دیگر لوگوں کی نسبت سب سے زیادہ تھا ان میں ٹائپ 2 ذیابیطس کا خطرہ (دوسروں کے مقابلے میں) 168 فیصد زیادہ، جبکہ دل کی بیماری کا خطرہ 84 فیصد زیادہ تھا۔جرمن ماہر، ڈاکٹر کرس لابر کے مطابق، خون میں مختلف الاقسام چکنائیوں کی مقدار سے امراضِ قلب اور ذیابیطس کی پیش گوئی مہنگے جینیاتی ٹیسٹ (جینیٹک ٹیسٹ) سے بھی بہتر طور پر کی جاسکتی ہے۔تاہم دوسرے ماہرین اس خیال سے متفق نہیں۔ان کا کہنا ہے کہ نئی تحقیق سے خون میں چکنائیوں کی مجموعی مقدار کو دل کی بیماری یا ذیابیطس کی وجہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔جب تک یہ بات ثابت نہ ہوجائے، تب تک ہم اس بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے؛ اور یہ جاننے کیلیے ایک اور تفصیلی تحقیق درکار ہوگی۔علاوہ ازیں، سویڈش مطالعے کے دوران خون میں 184 چکنائیوں کی مقدار معلوم کرنے کیلیے ماس اسپیکٹرومیٹر کا استعمال کیا گیا تھا جو بذاتِ خود بہت مہنگا ہے اور صرف امیر ملکوں کی طبی تجربہ گاہوں میں ہی دستیاب ہے۔یعنی اگر یہ ثابت ہو بھی جائے کہ خون میں چکنائیوں کی زیادہ مجموعی مقدار، تب بھی اس بنیاد پر ذیابیطس اور دل کی بیماری کی پیش گوئی کیلیے ہمیں کوئی کم خرچ اور تیز رفتار طریقہ درکار ہوگا۔ MNN

امیج اومکس: تصویروں میں پوشیدہ معلومات ڈھونڈنے کی نئی سائنس

جانوروں کی شناخت اور خصوصیات معلوم کرنے کیلیے مصنوعی ذہانت کے استعمال کا نیا طریقہ ''امیج اومکس'' کے نام سے مشہور ہو رہا ہے

ورجینیا: کمپیوٹر، مصنوعی ذہانت اور مشینی اکتساب (مشین لرننگ) جیسے شعبوں میں غیر معمولی ترقی کی بدولت حال ہی میں سائنس کی ایک نئی شاخ وجود میں آئی ہے جسے 'امیج اومکس' یا 'امیجومکس' (imageomics) کا نام دیا گیا ہے۔امیج اومکس/امیجومکس وہ علم ہے جس میں ''مصنوعی ذہانت اور مشینی اکتساب کے مختلف طریقے استعمال کرتے ہوئے جانداروں کی تصویروں کا تجزیہ کیا جاتا ہے تاکہ ان کی منفرد ظاہری شکل و صورت (ساخت) کے علاوہ طرزِ عمل اور فطری کردار سے متعلق انفرادی و اجتماعی خصوصیات کے بارے پتا لگایا جاسکے۔''گزشتہ چند ماہ میں امریکا کے مختلف اداروں کو کروڑوں ڈالر کی فنڈنگ دی گئی ہے تاکہ وہ امیج اومکس کو ترقی دیں اور مزید پختہ کرکے اس قابل بنائیں کہ یہ جانوروں پر تحقیق میں عملی طور پر استعمال ہوسکے۔گزشتہ برس ستمبر میں امریکا کی 'نیشنل سائنس فاؤنڈیشن' (این ایس ایف) کی 15 ملین (ڈیڑھ کروڑ) ڈالر گرانٹ سے اوہایو اسٹیٹ یونیورسٹی میں ایک نئے 'امیج اومکس انسٹی ٹیوٹ' کا آغاز کیا گیا۔اسی گرانٹ کے تحت چند روز قبل ورجینیا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (ورجینیا ٹیک) سے کمپیوٹر سائنس، شماریات اور حیاتیاتی علوم (بایولاجیکل سائنسز) کے شعبوں سے بھی ماہرین کو شامل کرلیا گیا ہے۔اس وقت دنیا بھر کے لاکھوں جانوروں کی کروڑوں تصویریں موجود ہیں جو سائنسی ماہرین، ماحول/جنگلی حیات سے دلچسپی رکھنے والے عام لوگوں اور سیاحوں کی کھینچی ہوئی ہیں۔ ڈیجیٹل فوٹوگرافی اور سوشل میڈیا میں غیر معمولی ترقی کے باعث، آج ان میں سے بیشتر تصویریں اور ویڈیوز خاصی صاف ستھری ہیں جنہیں یکجا کرکے سائنسی تحقیق میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔امیج اومکس/امیجومکس کا مقصد بھی یہی ہے۔مصنوعی ذہانت کی مدد سے، خودکار انداز میں تصویریں شناخت کرنے والے موجودہ کمپیوٹر پروگرامز اور الگورتھمز اس قابل نہیں۔ MNN

سرطان اور انفیکشن کے بہتر علاج میں مددگار عکس نگاری کی نئی ٹیکنالوجی

جامعہ ہیوسٹن میں 'سپر ریزولیوشن فورس اسپیکٹرا اسکوپی' کا پورا نظام جس سے سرطان اور دیگر امراض کے علاج اور تشخیص میں بہت مدد مل سکے گی

ہیوسٹن، امریکہ: دو امریکی سائنسداں انقلابی طبی عکس نگاری کی نئی ٹیکنالوجی کے آخری مرحلے میں پہنچ چکے ہیں۔ اس سے نہ صرف رائبوسوم سے پروٹین بننے کا پورا عمل سمجھا جاسکے گا بلکہ دوا سازی میں بھی مدد ملے گی۔ یہ دوائیں سرطان اور مختلف انفیکشن کے خلاف تیار کی جاسکیں گی۔طیف نگاری (اسپیکٹرواسکوپی) کے نئے عمل میں خلیات کے مختلف مقامات پر روشنی ڈال کر اندر کا احوال معلوم کیا جاتا ہے جس میں خود خلیے کا حجم اور دیگر تفصیلات شامل ہیں۔لیکن اس کا اہم ہدف رائبوسوم کا مطالعہ کرنا ہے۔انسانی خلیات کے اندر رائبوسوم کا کردار بہت اہم ہوتا ہے اور انہیں پروٹین فیکٹریاں کہا جاسکتا ہے۔ لیکن رائبوسوم کو پروٹین بنانے کی ہدایات میسنجر آر این اے سے ملتی ہیں کیونکہ پروٹین سازی کا کوڈ آر این اے میں پایا جاتا ہے جنہیں کوڈون کہا جاتا ہے۔اس عمل میں معمولی غلطی بھی منفی اثرات کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کردیتی ہے اور یوں پورا خلیہ تباہ و برباد ہوسکتا ہے۔اب جامعہ ہیوسٹن میں پروفیسر شوجون ژی اور یوہونگ وینگ نے مشترکہ طور پر عکس نگاری کا نیا طریقہ بنایا ہے جسے 'سپر ریزولیوشن فورس اسپیکٹرا اسکوپی' کا نام دیا گیا ہے۔ اس سے رائبوسوم سے پروٹین بننے کے عمل اور وائرس آر این اے کی مکمل کارکردگی کو دیکھا جاسکتا ہے۔اس سے پورے حیاتیاتی نظام کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور ساتھ میں ادویاتی علاج کے اثرات جاننے میں بھی معاونت ہوگی۔واضح رہے کہ یہ عکسی طیف نگاری کا ایک بالکل نیا طریقہ ہے جس سے سالماتی سطح کی حیاتیات کو گہرائی سے سمجھنے میں مدد ملے گی۔ MNN

The Urdu Daily
WATTAN
سرینگر
وطن

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Bajaj Allianz Extra Care Plus policy along with the added benefits of Health Prime Rider ensures that you don't have to settle for less when it comes to you and your family's growing healthcare needs.

Bajaj Allianz Extra Care Plus's Features:

- *Long Term Discount*
- *Option to Opt for Air Ambulance*
- *Free health check-up*

Benefits of Health Prime Rider:

- *Rider for both Individual & Family Floater Basis***
- *24*7 Unlimited Tele-Consultation*
- *Investigations Cover*

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23069V032223 - Extra Care Plus , BAJHLIA24087V022324 - Health Prime Rider | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BJAZ-P-JK-0013/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,